خواتین کا حج

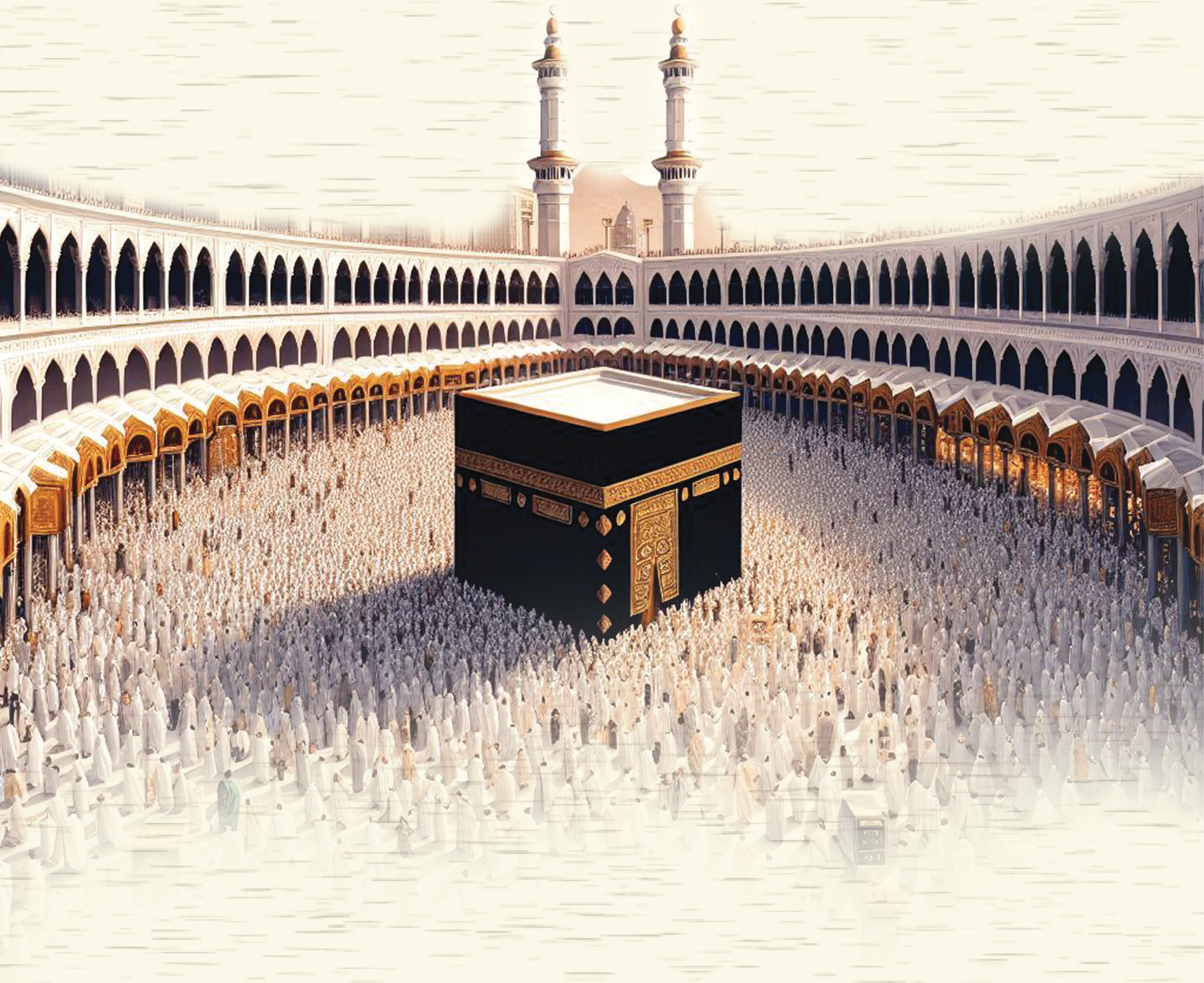

حضرت مولانا مفتی عبدالروف سکھروی صاحب مدظلہم

خواتین کا حج

اس رسالہ میں خواتین کے حج وعمرہ کا آسان طریقہ
تحریر کیا گیا ہے،
اور موقع بموقعہ ان کے مخصوص مسائل
لکھے گئے ہیں۔

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

حقوق طبع محفوظ

باہتمام: شاہد محمود

ناشر: مکتبۃ الاسلام کراچی
کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی

موبائل: 0300-8245793

ای میل: shahidflour68@gmail.com

ملنے کا پتہ

ادارۃ المعارف کراچی

احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی

موبائل: 0300-2831960

فون: 021-35123161, 021-35032020

ای میل: imaarif@live.com

فہرست عنوانات

نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
1	تصدیق	8	19	احرام اور پردہ	18
2	عرض مؤلف	9	20	احرام میں پردہ کا طریقہ	19
3	حج کی تیاری	10	21	ایک غلط فہمی	20
4	تلبیہ	11	22	احرام کی ممنوع باتیں	20
5	ارادۂ حج	12	23	مکروہ باتیں	21
6	مکان سے روانگی	13	24	جائز باتیں	22
7	سفرحج کا آغاز	13	25	مفید مشورہ	23
8	نمازوں میں قصر کرنا	13	26	بال ٹوٹنے کا مسئلہ	23
9	سنتوں اور نفل کا حکم	14	27	خودبخود بال ٹوٹنا	23
10	کراچی سے جدہ روانگی	14	28	وضو سے بال گرنا	23
11	حج کی قسمیں	14	29	کھجانے سے بال ٹوٹنا	24
12	افراد	14	30	خوشبودار صابن	24
13	قران	15	31	حجرِ اسود کی خوشبو	25
14	تمتع	15	32	احرام میں ٹشو پیپر کا استعمال	25
15	حج کی افضل قسم	15	33	دوران سفر کیا عمل کریں	25
16	عمرہ کا طریقہ	16	34	مکہ معظّمہ پہنچنا	25
17	احرام کا طریقہ اور آداب	17	35	مسجد حرام میں داخلہ	26
18	عمرہ کی نیت	17	36	عمرہ ادا کرنے کا طریقہ	27

نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
37	طواف کا طریقہ	27	56	چند زیارات	37
38	استلام یا اشارہ	27	57	بڑا عمرہ	38
39	ملتزم	29	58	حج کا طریقہ	39
40	نماز واجب طواف	29	59	حج کا ثواب اور مغفرت	40
41	زمزم کا پانی پئیں	29	60	۸ ذی الحجہ، حج کا پہلا دن	41
42	آب زمزم سے وضو	30	61	حج کا احرام	41
43	خواتین کے مسائلِ طواف	30	62	احرام کا طریقہ	41
44	سعی کا طریقہ	31	63	مِنٰی کو روانگی	42
45	خواتین کے مسائلِ قصر وسعی	32	64	۹ ذی الحجہ، حج کا دوسرا دن	43
46	چند بال کترنے کا حکم	32	65	عرفات کو روانگی	43
47	حمرہ مکمل ہوا	33	66	وقوف عرفات کا طریقہ	43
48	نفلی طواف کا طریقہ	33	67	خواتین کے چند مسائل	45
49	طواف کی عظیم فضیلت	33	68	مزدلفہ کو روانگی	45
50	دوسروں کی طرف سے طواف یا عمرہ کرنا	34	69	مغرب اور عشاء کی نماز ملانا	45
51	متعدد عمرہ کرنا	35	70	اس شب میں ذکر وعبادت	46
52	طواف کی کثرت	35	71	کنکریاں چننا	46
53	حرم شریف کی جماعت اور خواتین	35	72	وقوفِ مزدلفہ	46
54	مختصر معمولات برائے مکہ مکرمہ	36	73	خواتین کے لئے سہولت	46
55	یہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں	37	74	طریقۂ وقوف	47

نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
75	منٰی واپسی	47	94	زوال سے پہلے رمی کرنا	55
76	۱۰ ذی الحجہ، حج کا تیسرا دن	48	95	۱۲ ذی الحجہ، حج کا پانچواں دن	56
77	جَمرَۂ عَقَبَہ کی رمی	48	96	حج پورا ہوا	56
78	رمی کے اوقات	48	97	حج سے واپسی اور طواف وداع	57
79	خواتین خود رمی کریں	49	98	خواتین کے خاص مسائل	58
80	دوبارہ تاکید	50	99	حجِ افراد کا طریقہ	59
81	ضروری مسئلہ	50	100	حجِ قران کا طریقہ	59
82	قربانی	50	101	مدینۂ طیبہ	61
83	توجہ دیں	51	102	روضۂ اقدس کی زیارت	62
84	مالی قربانی کا حکم	51	103	عظیم سعادت	62
85	حج کی قربانی مکہ مکرمہ میں	51	104	مسجدِ نبویؐ میں حاضری	63
86	قصر (بال کترنا)	51	105	روضۂ اقدس پر حاضری اور سلام	64
87	اہم ہدایت	52	106	خواتین کے خاص مسائل	66
88	طوافِ زیارت	52	107	چالیس نمازیں	66
89	خواتین کے خاص مسائل	53	108	مختصر دستور العمل	67
90	طوافِ زیارت کی اہمیت	53	109	مدینہ منورہ سے واپسی	68
91	حج کی سعی	54	110	مدینۂ طیبہ سے مکہ مکرمہ یا جدہ آنا	68
92	۱۱ ذی الحجہ، حج کا چوتھا دن	54	111	ضروری مسئلہ	69
93	رمی کے اوقات	55	112	وطن واپسی آنا	69

			70	طواف اور سعی کیلئے خاص خاص دعائیں	113
			70	ملتزم اور مقامِ ابراہیم کیلئے دعا	114
			70	سفرِ حج کا ضروری سامان	115
			71	ضروری ہدایات	116
			72	تازندگی روزانہ کے معاملات	117

تصدیق

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

نائب صدر جامعہ دارالعلوم کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ...... أَمَّا بَعْدُ!

برادرِ گرامی قدر مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب زید مجدہم نے اپنی تازہ تالیفِ لطیف ’’خواتین کا حج و عمرہ‘‘ مسودے کی شکل میں دیکھنے کے لیے عطا فرمایا، اور احقر کو پورا رسالہ از اول تا آخر دیکھنے اور استفادہ کرنے کا موقع ملا۔

یوں تو حج وعمرہ کے مسائل سے ناواقفیت عام ہے ہی، لیکن خاص طور پر خواتین کے مخصوص مسائل کے بارے میں زیادہ ناواقفیت پائی جاتی ہے، خواتین حج یا عمرہ پر جاتے وقت اگر احکام حج وعمرہ کی عام کتابوں کا مطالعہ کریں تو ان میں بہت سے مسائل ایسے ہوتے ہیں جو مردوں کے ساتھ مخصوص ہیں، اور خواتین کو اپنے متعلق مسائل کی تلاش میں دشواری پیدا ہوتی ہے، لہذا ایسی کتاب کی ضرورت تھی جو مخصوص طور پر خواتین کے مسائل اور ضروریات کو مدنظر رکھ کر لکھی گئی ہو، تاکہ وہ اس کا مطالعہ کرکے اپنے لیے حج وعمرہ کے مسائل معلوم کرسکیں، بفضلہٖ تعالیٰ مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب کی اس کتاب نے یہ ضرورت بطریقِ احسن پوری فرمادی ہے۔

احقر نے کتاب کو نہایت آسان، عام فہم اور مستند مسائل ومعلومات پر مبنی پایا، بعض جگہ احقر نے کچھ مشورے بھی دیئے جن کو فاضل مؤلف نے قبول فرمایا، اب یہ اپنے موضوع پر ماشاء اللہ نہایت مفید کتاب ہے، دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو نافع بنائیں اور فاضل مؤلف کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازیں۔ آمین

احقر محمد تقی عثمانی

(نائب صدر جامعہ دارالعلوم کراچی)

۲۲ شعبان ۱۴۱۲ھ

عرض مؤلف

مسائلِ حج کی بہت سی کتابیں نظر سے گذریں جو عام طور پر مردوں کے لیے لکھی گئی تھیں، ان میں خواتین کے مسائل یا تو مذکور ہی نہ تھے، یا مختصر طور پر لکھے گئے تھے، اس وقت حق تعالیٰ کے فضل سے ذہن میں آیا کہ ایک رسالہ ایسا ہونا چاہیئے جس میں شروع سے آخر تک خواتین کے حج وعمرہ کا آسان طریقہ درج ہو، اور خواتین کے مخصوص مسائل بھی تحریر ہوں، تاکہ خواتین نہایت آسانی سے اس رسالہ کی راہنمائی میں اپنا حج وعمرہ ادا کرسکیں، اور اپنے مخصوص مسائل سے بھی پوری طرح باخبر رہیں، اور بوقت ضرورت عمل کرسکیں

اس خیال کے بعد ناچیز نے مسائل حج کی مستند کتابوں سے خواتین کے خاص خاص مسائل جمع کرنے شروع کردیئے اور جب بقدرِ ضرورت مسائل جمع ہوگئے تو حق تعالیٰ کی توفیق وعنایت سے ان کو اس رسالہ کی شکل میں ترتیب دیدیا، اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس رسالہ کو قبول فرمائیں، اور خواتین کے لیے نافع اور مفید بنائیں، آمین

بندہ عبدالرؤف سکھروی عفا اللہ عنہ
۱۲ صفر المظفر ۱۴۳۹ھ بروز بدھ
(مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی)

حج کی تیاری

آداب واحکام

اور معافی تلافی

تلبیہ

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ

میں حاضر ہوں اے اللہ تیرے حضور میں حاضر ہوں

لَبَّیْکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ

میں حاضر ہوں ۔ تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکُ

سب نعمتیں تیری ہی ہیں اور ملک اور بادشاہات تیری ہی ہے

لاَ شَرِیْکَ لَکَ

تیرا کوئی شریک نہیں ۔

ان کلمات تلبیہ کو زبانی یاد کریں، آئندہ بھی موقع بموقع ان کو پڑھنا ہے

اور خواتین تلبیہ ہر جگہ اور ہر مرتبہ آہستہ آواز سے کہیں

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ ا لرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ. اَمَّا بَعۡد!

ارادۂ حج

جب حج وعمرہ کا ارادہ کرلیں تو درج ذیل کام انجام دیں! سب سے پہلے یہ نیت کریں کہ

(۱)...... میں صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے حکم کی تعمیل اور ثوابِ آخرت حاصل کرنے کے لئے سفر کررہی ہوں''۔

(۲)......اگرمکروہ وقت نہ ہو اور نہ حیض ونفاس و جنابت کی حالت ہو تو توبہ کی نیت سے دو رکعتیں نفل پڑھیں۔ اور گذشتہ تمام گناہوں سے سچے دل سے توبہ کرلیں۔

(۳)......نماز، روزۂ رمضان، زکوۃ، فطرہ، قربانی اور منت وغیرہ کے فرض و واجب ہوجانے کے بعد سے ان کی ادائیگی میں آپ سے جتنی کوتاہی ہوئی ہے اُن کی تلافی کرنے کا عزم مصمّم کرلیں اور بقدرِ ہمت و طاقت قضا کرنا شروع کردیں۔

(۴)......کسی قابلِ اعتماد شخص کو لین و دین کا سب حساب اور سارے معاملات سمجھا دیں اور کوئی وصیت کرنی ہو تو وہ لکھ دیں اور کسی امانت دار کے سپرد کردیں!

(۵)......کسی سے لڑائی جھگڑا ہوگیا ہو یا برا بھلا کہہ دیا ہو یا کوئی حق تلفی ہوگئی ہو تو معافی وشافی کرلیں اور کہا سُنا معاف کرالیں، والدین حیات ہوں اور نارض ہوں تو انہیں راضی کرلیں اور حتی الامکان دوسرے عزیزوں اور ملنے جلنے والوں سے صلح وصفائی کرلیں اور دل صاف کرلیں۔

(٦)......حج اور عمرہ کرنے کا طریقہ اور ان کے ضروری مسائل سیکھنا شروع کردیں، اس مقصد کے لیے معتبر اہلِ فتویٰ علماء سے استفادہ کریں اور مسائلِ حج کی معتبر کتب کا مطالعہ کریں، ناچیز کا یہ رسالہ بھی توجہ سے بار بار پڑھنا انشاء اللہ تعالیٰ کافی ہوگا اور جو بات سمجھ میں نہ آئے یا کوئی اور بات ذہن میں آئے وہ کسی معتبر عالم ومفتی سے دریافت کریں، اس سلسلہ میں ٹی وی وغیرہ پر حج کی فلم دیکھنے اور خواتین حضرات کے مخلوط اجتماعات میں

شرکت کرنے سے پرہیز کریں کیونکہ مسائلِ حج سیکھنے کے یہ طریقے درست نہیں ہیں، نیز معتبر اہلِ فتویٰ علماء کرام کے سوا دوسرے لوگوں کی حج وعمرہ کے موضوع پر لکھی ہوئی کتابوں کے مطالعہ سے بھی پرہیز کریں، ان میں اکثر مسائل کی غلطیاں پائی جاتی ہیں۔

مکان سے روانگی

جب سفرِ حج کے لیے گھر سے نکلنے لگیں اور مکروہ وقت نہ ہو، اور نہ ہی حیض یا نفاس وغیرہ ہو تو گھر میں عام طریقہ سے دو رکعت نفل ادا کریں، اگر پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھیں تو بہتر ہے، اور سلام پھیرنے کے بعد حق تعالیٰ سے سفر کی آسانی کے لیے خوب دعا کریں۔ اور یہ بھی دعا کرلیں!

''یا اللہ! سفر میں جاتے وقت جتنی دعائیں سرکارِ دو عالم ﷺ نے کی ہیں یا بتلائی ہیں، اور آپ کے نیک بندوں نے جو دعائیں مانگی ہیں وہ سب دعائیں میری طرف سے قبول فرما لیجئے۔ آمین''۔

اگر مکروہ وقت ہو تو نفل نہ پڑھیں، بغیر نفل پڑھے مذکورہ دعا کرلیں۔

اس کے بعد ہر جگہ، گھر سے باہر آتے وقت، سواری پر سوار ہوتے وقت، احباب سے رخصت ہوتے وقت، سواری کے روانہ ہونے پر، احرام باندھنے کے وقت، مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ نظر آنے پر، طواف میں صفا مروہ پر، عرفات، مزدلفہ اور منیٰ میں۔ غرض ہر موقعہ پر ایک مرتبہ درج ذیل دعا مانگ لیا کریں، کیونکہ یہ جامع دعا ہے۔!

یا اللہ! اس موقع پر سرکار دو عالم ﷺ اور آپ کے نیک بندوں نے جو جو بھلائیاں مانگی ہیں، سب مجھ کو عطا فرما، اور جن جن چیزوں سے پناہ مانگی ہے، ان سب سے مجھ کو اپنی پناہ عطا فرما، دونوں جہاں میں عافیت عطا فرما، آمین

سفرِ حج کا آغاز

نمازوں میں قصر کرنا

چونکہ یہ سفر ۴۸ میل سے زیادہ کا ہے اس لیے جب آپ اپنے شہر کی حدود سے باہر جائیں گی تو آپ شرعی مسافر ہو جائیں گی اور ظہر، عصر اور عشاء کے وقت بجائے چار رکعت کے دو رکعت فرض پڑھیں گی اور فجر

ومغرب کی دو اور تین رکعت ہی ادا کرنی ہوں گی، البتہ اگر اتفاقاً کسی مقیم امام کے پیچھے نماز باجماعت ادا کرنے کی نوبت آجائے تو امام کے ساتھ پوری نماز ادا کریں۔ ہاں اگر امام بھی مسافر ہو تو چار کی بجائے دو رکعت ادا کرنی ہونگی۔

سنتوں اور نفل کا حکم

سنتوں اور نفلوں کا حکم یہ ہے کہ اگر اطمینان کا وقت ہے تو پوری پوری پڑھیں، یہی افضل ہے، اور اگر جلدی ہے یا تکلیف ہوتی ہے یا تھکن ہے یا کوئی اور دشواری ہے اور بالکل نہ پڑھیں تو کوئی گناہ نہیں۔ (درمختار)

کراچی سے جدّہ روانگی

جب آپ کراچی یا اسلام آباد یا لاہور وغیرہ پہنچ جائیں اور مکہ مکرمہ جانے کے لیے جدّہ روانگی کا وقت قریب آجائے تو یہ دیکھیں کہ جدّہ بذریعہ ہوائی جہاز جانا ہے یا پانی کے جہاز سے، اگر ہوائی جہاز سے جانا ہے تو کراچی ہی سے احرام باندھا جائے گا اور اگر پانی کے جہاز سے جانا ہے جدّہ پہنچنے سے پہلے احرام باندھا جائے گا مگر احرام باندھنے سے پہلے یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ آپ کس قسم کا احرام باندھنا چاہتی ہیں۔ کیونکہ حج کی تین قسمیں ہیں، لہٰذا احرام سے پہلے حج کی قسمیں پڑھ لیجئے اور سمجھ لیجئے۔!

حج کی قسمیں

حج کی تین قسمیں ہیں: افراد، قِرَان اور تَمَتُّع، ان کی مختصر تشریح یہ ہے:

اِفرَاد

اگر میقات سے صرف حج کا احرام باندھیں اور احرام باندھتے وقت صرف حج کی نیت کریں تو یہ حجِ افراد کہلاتا ہے۔

یہ احرام بقرعید تک بندھا رہے گا حج کرنے کے بعد کھلے گا کیونکہ اس میں عمرہ شامل نہیں ہوتا اور یہ احرام بعض مرتبہ لمبا ہوجاتا ہے، اِلّا یہ کہ ایام حج کے قریب باندھا جائے تو لمبا نہ ہوگا، اور اس میں حج کی قربانی واجب نہیں ہوتی، مستحب ہوتی ہے۔ (غنیّہ)

قِران

اگر میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھیں اور ایک ہی احرام سے دونوں کو ادا کرنے کی نیت کریں تو یہ حجِ قِران کہلاتا ہے۔

یہ احرام بھی بقرعید تک بندھا رہے گا، عمرہ کرکے احرام نہیں کھلے گا بلکہ عمرہ کرنے کے بعد بھی احرام بندھا ہی رہے گا اور حج کرکے قربانی کے بعد سر کے بال کتروا کر یہ احرام کھلے گا، یہ بھی بعض دفعہ لمبا ہوجاتا ہے، اوراس میں حج کی قربانی واجب ہے۔(غنیّہ)

تَمَتُّع

اگر میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھیں اور شوال کا مہینہ شروع ہونے کے بعد حج کرنے سے پہلے عمرہ کرکے احرام کھول دیں، پھر عام شہریوں کی طرح رہیں اور پھر ذی الحجہ کی آٹھ تاریخ کو حج کا احرام باندھ کر حج کریں تو یہ ''حجِ تَمَتُّع'' کہلاتا ہے۔ (غنیّہ)

اس میں اور قِران میں حج کی قربانی بطورِشکرانہ واجب ہوتی ہے اور یہ قربانی مالداری کی قربانی کے علاوہ ہے۔(غنیّہ)

حج کی افضل قسم

حج کی ان تین قسموں اورعمرہ میں، سب سے افضل حجِ قران ہے، اس کے بعد حجِ تمتع ہے، اس کے بعد حجِ افراد ہے، اس کے بعد صرف عمرہ افضل ہے۔(حیات)

بہرحال! حج کی مذکورہ قسموں میں چونکہ حُجّاج کو حجِ تمتع کی صورت میں آسانی زیادہ ہوتی ہے اور حجاج عموماً **حجِ تَمَتُّع** ہی کرتے ہیں اور **حجِ تَمَتُّع** کرنے کی صورت میں پہلے آپ صرف عمرہ کا احرام باندھیں گی اور مکہ مکرمہ پہنچ کر صرف عمرہ ادا کریں گی، اس کے بعد احرام کھول دیں گی اور وہاں کے عام باشندوں کی طرح معمول کے مطابق رہیں گی، اور پھر آٹھ ذی الحجہ کی تاریخ کو مکہ مکرمہ سے حج کا احرام باندھیں گی۔ لہٰذا اس کے مطابق ہم پہلے عمرہ کا طریقہ اور پھر حج کا طریقہ لکھیں گے۔

اگر کوئی خاتون حجِ قران یا حجِ افراد کرنا چاہیں تو وہ اس کا طریقہ صفحہ ۱۷۷۔۔۔تا۔۔۔۱۸۰ پر دیکھ لیں۔

عمرہ کا طریقہ

نیت ، احرام ، ممنوع ، مکروہ ،
مباح باتیں اور مختصر معمولات

احرام کا طریقہ اور آداب

جب آپ حج یا عمرہ کا احرام باندھنا چاہیں تو یہ کام کریں!

☆ ناخن کتر لیں، زیرِ ناف اور بغل کے بال صاف کرلیں۔ (غنیّہ)

☆ سنت کے مطابق غسل کرلیں اور صرف وضو کرلینا بھی کافی ہے، پھر سر میں تیل لگائیں، کنگھا کریں، بالوں کو سنواریں، جسم پر ایسی خوشبو لگائیں جو پھیلنے والی نہ ہو جیسے مہندی وغیرہ۔ (غنیّہ)

☆ سارے سلے ہوئے کپڑے بدستور پہنی رہیں اور مکروہ وقت نہ ہو اور ماہواری بھی نہ آ رہی ہو تو عام طریقہ سے دو رکعت نفل پڑھیں، اگر اس میں پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون پڑھیں اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد کی سورہ پڑھیں تو بہتر ہے، اور اگر مکروہ وقت ہو تو دو رکعت نفل نہ پڑھیں، ان کے بغیر عمرہ کی نیت کریں۔ (حیات) اور چہرہ سے کپڑا ہٹالیں اور عمرہ کی نیت کرلیں یا کوئی دوسرا شخص کہلوادے۔

اگر عمرہ کا احرام باندھنے کے وقت ماہواری آ رہی ہے تو احرام باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ غسل کرلیں یا صرف وضو کرلیں لیکن دو رکعت نفل نہ پڑھیں، بغیر نفل پڑھے قبلہ رُخ بیٹھ جائیں اور چہرے سے کپڑا ہٹالیں اور عمرہ کی نیت کرلیں، عمرہ کی نیت یہ ہے:

عمرہ کی نیت

''اے اللہ! میں آپ کی رضا کے واسطے عمرہ کرنے کی نیت کرتی ہوں اور
اس کو میرے لئے آسان کردیجئے اور قبول فرمالیجئے۔'' آمین

اس کے فوراً بعد عمرہ کے احرام کی نیت سے تین مرتبہ آہستہ آواز سے لبیک کہیں یا کوئی دوسرا شخص کہلوادے۔ لبیک یہ ہے اور اس کو زبانی یاد کرلیں!

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لاَ شَرِیْکَ لَکَ

ترجمہ: ''حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں آپ کا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں اور سب نعمتیں آپ ہی کی عطا کی ہوئی ہیں اور ملک بھی آپ کا ہے، اس میں آپ کا کوئی شریک نہیں۔''

اس کے بعد ہلکی آواز سے درود شریف پڑھیں اور یہ دعا مانگیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ سَخَطِکَ وَالنَّارِ . (غنية)

ترجمہ: اے اللہ؛ میں آپ کی رضامندی اور جنت کا سوال کرتی ہوں مجھے دے دیجئے، اور آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتی ہوں، مجھے بچا لیجئے، یا الٰہ العالمین! سرکارِ دو عالم ﷺ نے احرام باندھنے کے وقت جو دعائیں مانگی ہیں یا بتلائی ہیں وہ سب میری طرف سے قبول فرمالیجئے۔''

اس کے بعد اپنی خاص حاجتیں گڑگڑا کر مانگیں۔

خواتین احرام کی حالت میں ہر قسم کے جوتے، چپل اور اپنے تمام سلے ہوئے کپڑے پہنے رہیں گی، صرف اتنی بات ہے کہ چہرے پر کپڑا نہ لگے جس کا آسان طریقہ اگلے عنوان میں آرہا ہے۔

احرام اور پردہ

خواتین کو حج یا عمرہ کے احرام کی حالت میں اور احرام کے بغیر بھی مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں قیام کے دوران نامحرم مردوں سے پردہ کرنا ضروری ہے، شرعی پردہ نہ کرنا اور بے پردہ ہو کر سامنے آنا، ساتھ رہنا، ملنا جلنا سب ناجائز اور سخت گناہ ہے، جس سے بچنا اور توبہ کرنا واجب ہے، حرمین شریفین میں حرم محترم کی عظمت کے پیشِ نظر بے پردگی کا یہ گناہ اور سنگین ہوجاتا ہے۔ اس لئے وہاں شرعی پردہ کا اہتمام اور زیادہ ضروری ہے۔ (حیات)

جاہلوں میں مشہور ہے کہ حج یا عمرہ کا سفر شروع ہوتے ہی نامحرم مرد اور عورت سگے بہن بھائی کی طرح ہوجاتے ہیں، اس لئے خواتین نامحرم مردوں سے اپنا پردہ ختم کردیتی ہیں اور جہاز میں سوار ہوتے ہی برقعہ واپس کردیتی ہیں اور پھورے سفرِ حج میں قیام کے دوران بالکل بے پردہ رہتی ہیں، یہ بالکل غلط ہے، اور ناجائز ہے، ہر مرحلہ پر شرعی پردہ واجب ہے اور اس کا اہتمام ضروری ہے۔

اسی طرح بعض جاہل کہتے ہیں کہ سفرِ حج میں کس کو اتنی فرصت ہے کہ عورتوں کو دیکھے اور ان سے برائی کا ارادہ کرے اس لئے پردہ کی کوئی ضرورت نہیں، یہ بھی سراسر غلط ہے اور اس وجہ سے شرعی پردہ چھوڑنا جائز نہیں ہے۔

احرام میں پردہ کا طریقہ

بہرحال خواتین کو حج یا عمرہ کے احرام میں بھی نامحرم مردوں سے پردہ فرض ہے اور چہرہ کا پردہ بھی ضروری ہے اور یہ بھی لازمی ہے کہ کپڑا چہرے سے نہ لگے، ان دونوں پرعمل کرنے کی آسان ترکیب یہ ہے کہ خواتین کوئی ہیٹ وغیرہ خریدلیں اور اس میں آنکھوں کو دھوپ سے بچانے کے لئے جوگتہ چھجے کی طرح آگے لگا ہوا ہوتا ہے اس پر باریک کپڑے کی نقاب سی لیں جس میں چہرہ بھی نہ جھلکے اور آنکھوں کے سامنے باریک سی جالی سی لیں تاکہ راستہ بآسانی نظر آسکے اور اس کو سر اور پیشانی کے اوپر اوڑھ لیں اور چہرے پر اس کی نقاب ڈال لیں اور ہیٹ کی ٹوپی پر برقعہ اوڑھ لیں، اور برقعہ کی نقاب سر کے پیچھے کرلیں اور باقی تمام جسم کو برقعہ سے ڈھانپ لیں اور چہرے کے سامنے ہیٹ کی نقاب ایک ہاتھ سے تھامے رکھیں تاکہ وہ ہوا سے اُڑکر چہرے پر نہ لگنے پائے۔ اس طرح نامحرم مردوں سے پردہ بھی ہوجائے گا اور نقاب بھی چہرے سے دور رہے گی (اب بنا بنایا ایسا تیار ہیٹ برقعے بیچنے والوں کی دکان سے بآسانی مل جاتا ہے) لہذا خواتین اس آسان طریقہ پرعمل کریں۔ یاد رہے کہ اس اہتمام کے دوران بھی اگر کبھی نقاب چہرہ سے لگے اور فوراً نقاب کو چہرہ سے ہٹادیں تو اس میں کوئی جرمانہ واجب نہیں اور پورا مسئلہ یہ ہے:

مسئلہ: اگر کسی خاتون کے حالتِ احرام میں نقاب کا کپڑا یا کوئی دوسرا کپڑا چہرے سے لگے اور وہ فوراً ہٹا دے تو اس میں کوئی جرمانہ واجب نہیں خواہ کتنی بار لگے لیکن اس سے بھی بچنا چاہیئے، اور اگر کچھ دیر تک کپڑا چہرہ سے لگا رہے، لیکن ایک گھنٹہ سے کم کم لگے تو ہر مرتبہ میں ایک مٹھی گندم صدقہ دینا واجب ہے، اور اگر ایک گھنٹہ سے زیادہ اور ایک دن یا ایک رات سے کم کپڑا چہرہ سے لگا رہے تو صدقۂ فطر کے برابر یعنی پونے دو کلو یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے، اور اگر کامل ایک دن یا کامل ایک رات کپڑے سے چہرہ چھپائے رکھے اور کپڑا چہرہ سے لگا رہے اور ایسا کرنا بلا عذر ہو تو ایک دم واجب ہے۔ (غنیۃ: ص/۱۳۷)

اگر کسی عورت کو کوئی شدید مجبوری ہو، مثلاً نظر کمزور ہو یا کوئی اور قوی عذر ہو اور چہرہ کے سامنے کپڑا لٹکانے کی صورت میں چلنا سخت مشکل ہو یا سخت ہجوم میں کسی نقصان کے پہنچنے کا قوی اندیشہ ہو جیسے بعض مرتبہ طواف، سعی اور رمی کرتے ہوئے ایسی صورتحال پیش آجاتی ہے تو ایسی صورت میں عورت کو چہرہ کھلا رکھنے کی گنجائش ہے، لیکن نامحرم مردوں پر لازم ہے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں، قصداً اس کے چہرے کی طرف نہ دیکھیں۔ (فتویٰ)

ایک غلط فہمی

یہاں خواتین کی ایک غلط فہمی دور کرنا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ عام طور پر خواتین احرام میں سر پر سفید رومال باندھنا ضروری سمجھتی ہیں، اور وہ اسی کو احرام سمجھتی ہیں یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ خواتین کا احرام چہرہ میں ہے، سر احرام میں داخل ہی نہیں۔ البتہ اگر خواتین اپنے سر کو نامحرم مردوں کے سامنے کھلنے سے بچانے کے لئے یا اپنے سر کے بالوں کو ٹوٹنے سے محفوظ رکھنے کے لئے سر پر رومال باندھ لیں تو جائز ہے لیکن پیشانی سے اوپر باندھیں اور اس کو احرام کا جزو یا ضروری نہ سمجھیں۔

اگر کوئی خاتون سر پر سفید رومال بالکل نہ باندھے اور اُس طریقہ سے احرام باندھے جو اوپر لکھا گیا ہے تو اس کا احرام بالکل صحیح ہے، اور نہایت کافی ہے۔

بعض خواتین سفید رومال سر پر باندھنے میں یہ سنگین غلطی کرجاتی ہیں کہ وضو کے وقت بھی سر سے رومال کھول کر سر پر مسح نہیں کرتیں، بلکہ رومال ہی پر مسح کرلیتی ہیں، ایسی خواتین کا وضو نہیں ہوتا، اور جب وضو نہیں ہوتا تو نماز بھی نہیں ہوتی کیونکہ وضو کے وقت رومال کھول کر کم از کم چوتھائی سر پر مسح کرنا فرض ہے۔ لہذا وضو کے وقت خاص طور پر یہ سفید رومال سر سے کھول کر سر پر ضرور مسح کریں۔

احرام کی ممنوع باتیں

جب خواتین عمرہ کا احرام باندھ لیں تو ان کے لئے احرام کی حالت میں مندرجہ ذیل چیزیں ممنوع ہوجاتی ہیں، ان کے کرنے سے گناہ بھی ہوتا ہے اور جرمانہ بھی واجب ہوتا ہے چنانچہ ان کا ارتکاب کرنے سے بعض صورتوں میں دم یعنی قربانی واجب ہوتی ہے اور بعض صورتوں میں صدقہ واجب ہوتا ہے، بعض صورتوں میں صرف گناہ ہوتا ہے۔ اگر کسی خاتون سے ایسی کوئی غلطی ہوجائے تو اس کا حکم معتبر علماء کرام سے دریافت کرلیں یا معتبر کتابوں میں دیکھ لیں۔ یاد رہے ان امور کا ارتکاب گناہ تو ہے ہی اس سے انسان کا حج وعمرہ بھی ناقص ہوجاتا ہے اس لئے ان سے بچنے کا خاص اہتمام کرنا چاہئے۔

☆ احرام کی حالت میں خواتین کو چہرہ سے کپڑا لگانا اور چہرہ ڈھانپنا منع ہے، لہذا اپنا چہرہ کسی وقت بھی کپڑے سے نہ ڈھانکیں سوتے جاگتے، ہر وقت اس کو کھلا رکھیں۔

☆ کپڑوں یا بدن کو کسی قسم کی خوشبو لگانا، سر یا جسم پر خوشبودار تیل لگانا یا خالص زیتون یا تِل کا تیل لگانا

منع ہے، البتہ ان تیلوں کے سوا بغیر خوشبو کے دیگر تیل لگانا جائز ہے۔

☆ خوشبودار صابن استعمال کرنا، خوشبو دار تمبا کو وغیرہ کھانا منع ہے۔ (احکامِ حج ومعلم الحجاج)

☆ احرام کی حالت میں ہر قسم کے گناہوں سے خاص طور سے بچنا، جیسے غیبت کرنا، چغلی کرنا، فضول باتیں کرنا، بے فائدہ کام کرنا، کسی پر جھوٹا الزام لگانا، کسی کو رسوا اور ذلیل کرنا، بے جا مذاق کرنا، جلنا، حسد کرنا، بے پردگی اختیار کرنا، یہ سب باتیں بغیر احرام کے بھی ناجائز ہیں اور احرام کی حالت میں خاص طور پر منع ہیں۔

☆ خواتین کا اپنے شوہر یا محرم مردوں کے ساتھ یا دیگر رفیقِ سفر خواتین کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنا یا بے جا غصہ کرنا بڑا گناہ ہے، اس سے بطور خاص بچنا چاہئے۔ اکثر خواتین اس گناہ میں مبتلا ہوجاتی ہیں۔

☆ اپنے سر یا جسم یا اپنے کپڑے کی جوں مارنا یا جوں مارنے کے لئے کپڑا دھوپ میں ڈالنا یا جوں مارنے کے لئے کپڑا دھونا منع ہے۔

☆ سر اور جسم کے کسی حصہ سے بال کاٹنا یا کٹوانا اور ناخن کترنا منع ہے۔

☆ زعفران، کسم اور کسی خوشبودار چیز میں رنگا ہوا کپڑا پہننا منع ہے، ہاں اگر دھلا ہوا ہو اور خوشبو نہ آتی ہو تو پہننا جائز ہے۔

☆ شوہر سے ہم بستری کی باتیں کرنا یا شہوت سے بوس وکنار کرنا اور شہوت سے چھونا منع ہے۔

مکروہ باتیں

درج ذیل باتوں سے خواتین کو احرام کی حالت میں بچنا چاہئے، لیکن اگر ان میں سے کسی چیز کا ارتکاب ہوجائے تو کوئی جزا واجب نہیں۔

☆ لونگ، الائچی، اور خوشبو دار تمبا کو ڈال کر پان کھانا مکروہ ہے، لیکن سادہ پان کھانا جائز ہے۔

☆ جسم سے میل دور کرنا اور جسم کو بغیر خوشبو کے صابن سے دھونا منع ہے۔

☆ سر میں کنگھی کرنا۔

☆ اگر بال ٹوٹنے یا اکھڑنے کا خطرہ ہو تو سر کھجانا بھی مکروہ ہے، ہاں اس طرح آہستہ کھجلانا کہ بال اور جوں نہ گرے جائز ہے۔

☆ خوشبو میں بسائے ہوئے کپڑے پہننا، خوشبودار میوہ اور خوشبو دار گھاس سونگھنا اور چھونا مکروہ ہے اور

خوشبو کو چھونا اور سونگھنا بھی مکروہ ہے۔ البتہ اگر بلا ارادہ ناک میں خوشبو آ جائے تو کوئی حرج نہیں۔

☆ خوشبو دار کھانا بغیر پکا ہوا مکروہ ہے اور پکا ہوا خوشبو دار کھانا مکروہ نہیں، اُس کا کھانا جائز ہے۔

☆ اوندھی ہو کر منہ کے بل لیٹ کر تکیہ پر پیشانی رکھنا مکروہ ہے، البتہ سر یا رخسار تکیہ پر رکھنا مکروہ نہیں، جائز ہے۔

☆ تولیہ سے یا کپڑے سے منہ پونچھنا منع ہے۔ البتہ ٹشو پیپر سے چہرہ کا پسینہ وغیرہ پونچھنا جائز ہے۔ اور کعبہ کے پردہ کے نیچے اس طرح کھڑی ہونا کہ پردہ منہ کو لگے مکروہ ہے اور اگر چہرہ کو پردہ نہ لگے تو جائز ہے۔

جائز باتیں

احرام کی حالت میں درج ذیل امور بلا کراہت جائز ہیں:۔

☆ ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے اور غبار دور کرنے کے لئے خالص پانی سے ٹھنڈا ہو یا گرم، غسل کرنا جائز ہے، لیکن میل دور نہ کریں۔

☆ انگوٹھی پہننا، چھتری استعمال کرنا، آئینہ دیکھنا، مسواک کرنا، دانت اکھاڑنا، ٹوٹے ہوئے ناخن کاٹنا درست ہے۔

☆ موزے اور دستانے پہننا جائز ہے مگر نہ پہننا اولیٰ ہے، اسی طرح زیورات پہننا جائز ہے مگر نہ پہننا اچھا ہے۔ (عمدہ)

☆ بلا خوشبو کا سرمہ لگانا، زخمی عضو پر پٹی باندھنا۔

☆ سر یا رخسار تکیہ پر رکھنا، اپنے یا دوسرے کا ہاتھ منہ یا ناک پر رکھنا۔

☆ بالٹی یا تسلہ یا میز وغیرہ سر پر اٹھانا۔

☆ زخم یا ورم پر بغیر خوشبو والا تیل لگانا۔

☆ موذی جانوروں کو مارنا چاہے وہ حرم ہی میں ہوں جیسے سانپ، بچھو، مکھی، مچھر، بھڑ اور کھٹمل وغیرہ۔

☆ سوڈا اور کوئی پانی کی بوتل یا شربت جس میں خوشبو ملی ہوئی نہ ہو، پینا جائز ہے اور جس بوتل میں خوشبو ملی ہو، اگرچہ برائے نام ہو، اس کو استعمال نہ کریں ورنہ صدقہ واجب ہوگا۔

مفید مشورہ

بعض خواتین کو حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے وقت یا ان کو ادا کرنے کے دوران ماہواری آجاتی ہے، جس کی وجہ سے حج وعمرہ ادا کرنے میں رکاوٹ پیدا ہوجاتی ہے اور بعض مرتبہ قیام کی مدت ختم ہونے یا مختصر ہونے کی وجہ سے سخت دشواری لاحق ہوجاتی ہے، اس لئے جن خواتین کو حج یا عمرہ ادا کرنے کے دوران ماہواری آنے کا اندیشہ ہو ان کے لئے یہ مشورہ ہے کہ وہ کسی لیڈی ڈاکٹر سے اپنے مزاج وصحت کے مطابق عارضی طور پر ماہواری روکنے والی دوا تجویز کرالیں اور استعمال کریں تاکہ حج وعمرہ کے ارکان ادا کرنے میں کوئی الجھن پیش نہ آئے، شرعی لحاظ سے ایسی دوائیں استعمال کرنے کی گنجائش ہے۔

لیکن اگر پھر ماہواری آجائے یا کوئی خاتون ایسی دوائیں استعمال نہ کریں اور ماہواری شروع ہوجائے تو اس کے لئے عمرہ کے احرام میں ہونے کی صورت میں یہ حکم ہے کہ وہ مکہ مکرمہ پہنچ جائے اور گھر ہی میں رہے اور ماہواری سے پاک ہونے کا انتظار کرے، جب ماہواری سے پاک ہو تو مسجدِ حرام میں جاکر عمرہ ادا کرے کیونکہ اس حالت میں حرم شریف میں داخل ہونا جائز نہیں ہے، البتہ حرم شریف کے دروازوں کے باہر سے یا جہاں سعی کی جاتی ہے وہاں سے خانہ کعبہ کی زیارت کرنا، ذکر وتسبیح اور دعا کرنا جائز ہے کیونکہ یہ حصے فی الحال حرم شریف میں داخل نہیں ہیں۔

بال ٹوٹنے کا مسئلہ

احرام باندھنے کے بعد تقریباً ہر حاجی مرد وعورت کو بال ٹوٹنے کا مسئلہ پیش آتا ہے، اس لئے یہ مسئلہ خاص طور پر یاد رکھنا چاہئے، یہاں اس کی قدرے تفصیل لکھی جارہی ہے۔

خود بخود بال ٹوٹنا

اگر سر یا داڑھی یا جسم کے کسی بھی حصہ کے بال خود بخود ٹوٹیں اور گریں تو کچھ واجب نہیں۔ (عمدۃ المناسک)

وضو سے بال گرنا

احرام کی حالت میں وضو وغسل احتیاط سے کریں جسم کو زیادہ نہ رگڑیں، سر اور داڑھی کو زیادہ نہ ملیں، خلال بھی نہ کریں تاکہ بال نہ ٹوٹیں تاہم اگر وضو یا غسل کی وجہ سے سر، یا داڑھی کے بال ٹوٹ جائیں تو ایک یا دو بال ٹوٹنے میں کچھ واجب نہیں۔

☆ اگر تین بال گریں تو ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

☆ اگر تین بال سے زیادہ اور چوتھائی سر یا چوتھائی داڑھی سے کم کم بال گریں تو پونے دوکلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔(غنیّہ)

☆ اگر چوتھائی سر یا داڑھی کے، پورے سر یا پوری داڑھی کے بال ٹوٹ جائیں یا کاٹ لئے جائیں تو دم واجب ہوگا۔ (عمدہ)

کھجانے سے بال ٹوٹنا

اگر سر یا داڑھی کو کھجانے یا ویسے ہی جان بوجھ کر ایک دو بال یا تین بال توڑیں تو ہر بال کے بدلہ روٹی کا ایک ٹکڑا یا اس کی قیمت میں صدقہ کرنا واجب ہے۔

اگر تین سے زیادہ اور چوتھائی سر یا داڑھی کے بالوں سے کم کم بال ٹوٹیں یا کاٹیں تو پونے دوکلو یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔ (عمدہ)

خوشبو دار صابن

احرام کی حالت میں خوشبو دار صابن استعمال کرنا منع ہے، اگر کسی نے استعمال کرلیا تو اس کی جزاء میں یہ تفصیل ہے:۔

اگر خوشبو دار صابن جسم کے اندر خوشبو مہکانے کی غرض سے استعمال کیا خواہ پورے بدن پر استعمال کیا یا کسی ایک بڑے عضو پر جیسے سر یا چہرہ پر یا کسی بڑے عضو کے تھوڑے حصہ پر یا کسی چھوٹے عضو پر جیسے ناک یا کان پر، تو دم واجب ہے۔

اگر خوشبو دار صابن جسم میں خوشبو مہکانے کی نیت سے استعمال نہیں کیا بلکہ جسم یا جسم کے کسی عضو سے میل کچیل دور کرنے کے لئے استعمال کیا تو صدقۂ فطر کے برابر صدقہ واجب ہے، البتہ بغیر خوشبو کا صابن احرام کی حالت میں استعمال کرنا جائز ہے لیکن احرام کی حالت میں جسم کا میل کچیل دور کرنے کے لئے ایسا صابن بھی استعمال نہ کرنا چاہیئے، کیونکہ احرام کی حالت میں جسم کا میل کچیل دور کرنا منع ہے۔(مأخذ فتاویٰ دارالعلوم کراچی:ص/٦٦، ٧٥)

حجر اسود کی خوشبو

حجر اسوداور رکن یمانی پر اکثر خوشبو لگی ہوئی ہوتی ہے اس لئے جو خواتین وحضرات احرام کی حالت میں ہوں وہ حجر اسود کو نہ ہاتھ لگائیں اور نہ اس کا بوسہ لیں بلکہ استلام کا اشارہ کرنے پر اکتفا کریں، اسی طرح رکنِ یمانی پر بھی ہاتھ نہ لگائیں، بغیر ہاتھ لگائے گذر جائیں۔

اگر کسی نے احرام کی حالت میں حجر اسود کا بوسہ لیا یا رکن یمانی پر ہاتھ لگایا جس کی وجہ سے منہ یا ہاتھ پر خوشبو لگ گئی تو زیادہ خوشبو لگنے میں دم واجب ہے اور معمولی خوشبو لگنے میں صدقۂ فطر (یعنی پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت کے برابر) صدقہ کرنا واجب ہے۔ (غنیّۃ)

احرام میں ٹشو پیپر کا استعمال

احرام کی حالت میں ناک یا منہ صاف کرنے یا چہرہ کا پسینہ صاف کرنے کے لئے سادہ ٹشو پیپر کا استعمال کرنے کی گنجائش ہے، اس کی وجہ سے کوئی دم وغیرہ واجب نہیں ہوگا، لیکن خوشبو دار ٹشو پیپر استعمال کرنا منع ہے۔ (مأخذ وفتاویٰ دارالعلوم کراچی)

دورانِ سفر کیا عمل کریں......؟

دورانِ سفر زیادہ سے زیادہ مگر آہستہ آواز سے لبیک اور درود شریف پڑھتی رہیں اور جب بھی لبیک پڑھیں تین بار پڑھیں، اور نماز والا درود شریف پڑھیں اور جو دعا ذہن میں آئے مانگ لیں، کوئی خاص دعا مقرر اور لازمی نہیں ہے۔

دورانِ سفر ٹی وی دیکھنے، بلا ضرورت اخبارات، رسائل، فضول ولا یعنی گفتگو اور کاموں سے بچیں، حق تعالیٰ کی طرف متوجہ رہیں اور ذکر و دعا میں لگی رہیں۔

مکہ معظّمہ پہنچنا

جب مکہ معظّمہ پہنچ جائیں تو جائے قیام پر سامان وغیرہ رکھ کر اگر آرام کی ضرورت ہو تو آرام کریں ورنہ وضو یا غسل کر کے عمرہ کرنے کے لئے مسجد حرام کی طرف چلیں، البتہ اگر ماہواری آ رہی ہو تو ابھی جائے قیام ہی پر رہیں، مسجد حرام میں نہ آئیں، ماہواری سے فارغ ہو کر عمرہ ادا کریں کیونکہ ماہواری کی حالت میں حرم شریف

میں داخل ہونا جائز نہیں ہے۔ البتہ حرم شریف کے دروازوں کے باہر سے یا جہاں سعی کی جاتی ہے وہاں سے خانہ کعبہ کی زیارت کرنا جائز ہے اور وہاں بیٹھ کر دعا کرنا اور ذکر و تسبیح کرنا درست ہے، کیونکہ یہ جگہ ابھی مسجد حرام میں شامل نہیں ہے۔

مسجد حرام میں داخلہ

☆ اگر بابُ السلام معلوم ہو تو مسجد حرام میں اس دروازے سے جانا بہتر ہے ورنہ ہر دروازہ سے جانا جائز ہے۔

☆ جب آپ مسجد حرام میں داخل ہونے لگیں تو دل سے پورے آداب کے ساتھ بسم اللہ پڑھ کر دایاں پاؤں دروازے کے اندر رکھیں ۔اور یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

ترجمہ: اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے“۔

☆ جس وقت خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑے تو راستہ سے ہٹ کر ایک طرف کھڑی ہو جائیں اور تین مرتبہ یہ پڑھیں !

اَللّٰہُ اَکْبَرُ	تین مرتبہ کہیں
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	تین مرتبہ کہیں

اور درود شریف پڑھ کر خوب گڑگڑا کر جو دل میں آئے وہ دعا مانگیں کیونکہ یہ دعا قبول ہونے کا خاص وقت ہے اور یہ دعا بھی مانگیں تو اچھا ہے۔

”اے اللہ! میں آپ کی رضامندی اور جنت کا سوال کرتی ہوں، مجھے جنت دے دیجئے اور آپ کی ناراضگی اور دوزح سے پناہ مانگتی ہوں مجھے دوزخ سے بچا لیجئے، یا الٰہ العالمین! سرکار دوعالم ﷺ نے خانۂ کعبہ پر نظر پڑتے وقت جتنی دعائیں مانگی ہیں یا بتلائی ہیں وہ سب میری طرف سے بھی قبول فرمالیجئے۔“ آمین۔

اے اللہ! مجھے میری دعا قبول ہونے والا بنا دیجئے ۔آمین

عمرہ ادا کرنے کا طریقہ

اب آپ کو عمرہ ادا کرنا ہے، لہذا مسجد میں داخل ہونے کے بعد تحیۃ المسجد کے نفل نہ پڑھیں، اس مسجد کا تحیہ طواف ہے اس لئے دعا مانگنے کے بعد طواف کریں، ہاں اگر ہجوم کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے طواف نہ کرنا ہو اور مکروہ وقت بھی نہ ہو تو طواف کے بجائے تحیۃ المسجد پڑھیں اور عمرہ کا طواف شروع کرنے پر تلبیہ پڑھنا موقوف کردیں۔ (معلم الحجاج)

طواف کے لئے وضو کریں، کیونکہ بلا وضو طواف کرنا جائز نہیں ۔ (غنیّۃ)

طواف کا طریقہ

طواف کا طریقہ یہ ہے کہ آپ حجر اسود کی طرف چلیں اور مردوں سے ہٹ کر حجر اسود کے سامنے اس طرح کھڑی ہوں کہ سارا حجر اسود آپ کے داہنے طرف ہوجائے، پھر یہاں قبلہ رُو کھڑی ہو کر طواف کی نیت کریں اور نیت کرتے ہوئے ہاتھ نہ اٹھائیں، نیت یہ ہے !

"اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے عمرہ کا طواف کرتی ہوں، آپ اس کو
قبول کرلیجئے، اور میرے لئے آسان فرمادیجئے۔"

☆ نیت کرنے کے بعد قبلہ رُو ہی دائیں طرف کھسک کر حجر اسود کے بالکل سامنے آجائیں اور دونوں ہاتھ اپنے کاندھوں تک اس طرح اٹھائیں جیسا کہ نماز کے وقت اٹھاتے ہیں اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلوں کا رُخ حجر اسود کی طرف کریں، اور زبان سے کہیں:

بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

پھر دونوں ہاتھ گرادیں، اس کو استقبال کہتے ہیں، اس کے بعد:

استلام یا اشارہ

☆ حجر اسود کے استلام کا اشارہ کریں، کیونکہ استلام کے لئے مردوں میں گھسنا خواتین کو منع ہے اور عام طور پر اس کے بغیر استلام ممکن نہیں اور اشارہ کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ حجر اسود کی طرف اٹھا کر ہتھیلیاں اس طرح پھیلائیں گویا وہ حجرِ اسود پر رکھی ہیں اور زبان سے کہیں:

بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

اور ہتھیلیاں چوم لیں، اور اگر مردوں کا ہجوم نہ ہو تو بجائے اس کا اشارہ کرنے کے آپ خود حجر اسود پر جا کر اور اس پر دونوں ہاتھ رکھ کر دونوں ہاتھوں کے درمیان حجر اسود کو آہستہ سے بوسہ دیں ورنہ اشارہ کرنا بھی کافی ہے۔

اور پھر دائیں طرف جدھر کو چلنا ہے مڑ جائیں، اور خانۂ کعبہ کے دروازہ کی طرف چلیں اور اپنی چال کے مطابق چلیں مردوں کی طرح اکڑ کر تیز تیز نہ چلیں اور جہاں تک ہوسکے مردوں سے ہٹ کر طواف کریں۔

☆ طواف کرتے ہوئے سیدھی چلیں، نگاہ سامنے رکھیں، دائیں بائیں نہ دیکھیں، اور خانۂ کعبہ کی طرف سینہ اور پُشت ہرگز نہ ہونے دیں اور زبان سے یہ پڑھیں!

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَکْبَرُ

اور جو دل چاہے اپنی زبان میں بغیر ہاتھ اٹھائے چلتے چلتے دعا کرتی رہیں، طواف میں کوئی دعا ضروری اور لازمی نہیں ہے، جو دعا شروع میں ہر مقام کے لئے لکھی گئی ہے وہ مانگ لیں، ورنہ مذکورہ کلمہ پڑھتی رہیں، اور ضروری یہ کلمہ بھی نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔

☆ آگے گول، قد آدم دیوار آئے گی اس کو ''حطیم'' کہتے ہیں اس کے بعد جب خانۂ کعبہ کی پیٹھ والی دیوار آئے گی، اس کے بعد جب خانہ کعبہ کا چوتھا کونہ آجائے جس کو ''رکن یمانی'' کہتے ہیں، اگر اس پر خوشبو ملی ہوئی نہ ہو تو اس پر دونوں ہاتھ پھیر دیں یا ایک ہاتھ پھیر دیں۔ اگر خوشبو لگی ہوئی ہو یا مردوں کا ہجوم ہو تو بغیر اشارہ کے یوں ہی گذر جائیں اور گذرتے ہوئے یہ دعا کریں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے دنیا و آخرت میں معافی چاہتی ہوں۔''

☆ پھر اس کے بعد آگے حجر اسود کی طرف چلیں اور یہ دعا کریں:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔''

☆ پھر حجر اسود کے سامنے پہنچیں تو پھر حجرِ اسود کی طرف ہتھیلیوں کا رُخ کریں اور کہیں:

بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

اور ہتھیلیوں کو بوسہ دیں، اس کو استلام کا اشارہ کہتے ہیں، یہ ایک چکر ہوا اس کے بعد باقی چکر بالکل اسی طرح کریں۔

ملتزم

☆ سات چکر پورے کر کے حجر اسود اور خانۂ کعبہ کے دروازے کے درمیان جو دیوار ہے اس کو ملتزم کہتے ہیں، اس سے چمٹ کر دعا کریں، یہ دعا قبول ہونے کی خاص جگہ ہے، البتہ اگر یہاں خوشبو لگی ہو جیسا کہ اکثر لگی ہوئی ہوتی ہے یا مردوں کا ہجوم ہو تو پھر اس سے کچھ دور کھڑی ہو کر دعا کریں، یہ بھی ممکن نہ ہو تو دعا چھوڑ دیں۔

مسئلہ:۔ اگر کوئی شخص بھول کر یا ساتویں چکر کے شبہ میں طواف کا آٹھواں چکر بھی کر لے تو کچھ حرج نہیں، طواف درست ہے، اور اگر کوئی جان بوجھ کر آٹھواں چکر کر لے تو اس کو چھ چکر اور ملا کر سات چکر پورے کرنے واجب ہیں اور اس طرح یہ دو طواف ہو جائیں گے۔ (عمدہ)

مسئلہ:۔ طواف کے دوران اگر وضو ٹوٹ جائے تو طواف چھوڑ کر وضو کریں یا جماعت کھڑی ہو جائے تو نماز ادا کریں اس کے بعد جہاں سے طواف چھوڑا تھا وہیں سے باقی طواف پورا کریں البتہ بلا عذر درمیان سے طواف چھوڑ کر جانا مکروہ (گناہ) ہے اگر ایسا ہو جائے تو طواف کو لوٹانا مستحب ہے (عمدہ)

نماز واجب طواف

یہاں سے ہٹ کر مقام ابراہیم کے پاس آئیں اور مردوں سے دور اس طرح کھڑی ہوں کہ آپ کے اور خانۂ کعبہ کے درمیان مقام ابراہیم آ جائے اور وہاں دو رکعت واجب طواف ادا کر لیں۔ اگر یہاں بھی مردوں کا ہجوم ہو تو حرم شریف میں کسی اور جگہ ادا کریں، جان بوجھ کر مردوں میں نہ گھسیں اور اگر مکروہ وقت ہو تو اس کو گزرنے دیں، اس کے بعد یہ واجب نماز پڑھیں۔ لیجئے طواف ختم ہوا، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔

زمزم کا پانی پئیں

نماز واجب طواف پڑھنے کے بعد دعا کر کے آب زمزم کے کنویں پر جائیں اور قبلہ رو کھڑے ہو کر تین سانس میں زمزم کا پانی پئیں، اور کچھ اپنے اوپر بھی چھڑکیں اور پھر قبلہ رُخ ہو کر خوب دعا کریں (حیات) یہ دعا بھی خوب ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے نفع دینے والا علم، کشادہ روزی اور ہر بیماری سے شفا مانگتا ہوں۔'' (معلم الحجاج)

نوٹ: آب زمزم کے کنویں تک جانے کا راستہ اب بند کردیا گیا ہے اور بیت اللہ کے دروازے کے سامنے زمزم کے پانی کے نلکے لگے ہوئے ہیں) وہاں پانی پی کر، اور کچھ اپنے اوپر چھڑک کر قبلہ رُخ ہو کر دعا کریں۔

آبِ زمزم سے وضو

پاک جسم والے کو برکت کے لئے آب زمزم کے پانی سے وضو وغسل کرنا جائز ہے، اسی طرح بے وضو کو وضو کرنا بھی بلا کراہت جائز ہے۔ (غنیّۃ)

زمزم کے پانی سے استنجا کرنا، جسم یا کپڑوں کی نجاست دور کرنا جائز نہیں، اور جنابت کا غسل بھی نہ کرنا چاہئے۔ (غنیّۃ)

خواتین کے مسائلِ طواف

☆ حیض و نفاس کی حالت میں خواتین طواف نہیں کرسکتیں اور ایسی حالت میں مسجد میں داخل ہونا بھی جائز نہیں۔

☆ خواتین طواف میں نہ **اِضْطِبَاعُ** کریں اور نہ **رَمَلْ** کریں، یہ دونوں عمل صرف مردوں کے لیے ہیں۔

☆ خواتین کو رات میں طواف کرنا مستحب ہے اور دن میں بھی جائز ہے۔

☆ خواتین کو جہاں تک ہوسکے مردوں سے ہٹ کر طواف کرنا چاہئے، از خود مردوں میں گھسنا اور دھکم دھکا کرنا حرام ہے، البتہ اگر کسی ضرورت کی وجہ سے ہجوم میں طواف کرنے کی ضرورت پیش آئے، مثلاً طواف زیارت کرنا ہے، یا کوئی دوسرا واجب طواف کرنا ہے، اگر ہجوم ختم ہونے کا انتظار کریں تو حیض آنے کا اندیشہ ہے یا کہیں ضروری جانا ہے یا قیام کی مدت کم ہے تو ایسی صورت میں حتی الامکان مردوں سے بچتے ہوئے مطاف کے کنارے کنارے طواف کرلینا چاہئے یا حرم شریف کی چھت پر کرلیں۔ (معلم الحجاج بتصرف)

مقام ابراہیم پر مردوں کا ہجوم ہو تو خواتین وہاں بھی دوگانۂ طواف پڑھنے کی کوشش نہ کریں بلکہ حرم میں کسی اور جگہ پڑھ لیں۔ (حیات القلوب)

سعی کا طریقہ

طواف ،نماز واجب طواف اور زمزم کا پانی پینے کے بعد حجر اسود کے سامنے آ کر اس کا استلام کریں یا اس کا اشارہ کریں۔

استلام کرنے کے بعد صفا کی طرف چلیں اور اس پر اتنا چڑھیں کہ خانہ کعبہ نظر آ سکے، بہت اوپر جہاں پتھر وغیرہ ہیں، چڑھنا کوئی ضروری نہیں ہے، پھر قبلہ رخ ہوکر بغیر ہاتھ اٹھائے سعی کی نیت کریں!

''اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے صفا و مروہ کی سعی کرتی ہوں، آپ اسے قبول کر لیجئے اور میرے لئے آسان کر دیجئے۔'' (حیات)

پھر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائیں اور

تین مرتبہ	**اللہ اکبر**
تین مرتبہ	**لا الہ الا اللہُ**

اور ایک مرتبہ کلمۂ توحید پڑھیں ، پھر درود شریف پڑھ کر دعا کریں۔

وہاں سے اتر کر مروہ کی طرف چلیں۔ جب سبز لائٹوں کے قریب پہنچیں تو وہاں مرد حضرات کی طرح دوڑ کر نہ چلیں بلکہ اپنی عادت کے مطابق چلیں اور یہ دعا کریں!

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہماری مغفرت فرما اور رحم فرما آپ بڑے عزت والے اور کرم والے ہیں۔''

☆ پھر مروہ پر پہنچ کر اور قبلہ رخ ہوکر وہی ذکر اور دعا کریں جو صفا پر کی ہیں، یہ ایک چکر ہوا۔ اس طرح چھ چکر اور کرنے ہیں، یہاں سے صفا پر جائیں اور دو چکر ہوجائیں گے، اس طرح آخری ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا، ہر چکر میں سبز لائٹوں کے درمیان خواتین نہیں دوڑیں گی۔

☆ پھر آخر میں مروہ پر جا کر دعا کریں اور اسی جگہ یا گھر آ کر خواتین اپنی چوٹی کے آخر میں سے انگلی کے ایک پورے سے کچھ زائد بال کتروادیں۔ واضح رہے کہ سر سے بال کترنے سے پہلے ناخن وغیرہ ہرگز نہ کاٹیں۔ لیجئے! عمرہ پورا ہوگیا۔

اب آپ چہرہ سے کپڑا لگا سکتی ہیں اور ڈھانپ سکتی ہیں، خوشبو لگاسکتیں ہیں، اب احرام کی تمام پابندیاں ختم ہوگئی ہیں۔

اس کے بعد خواتین شکرانے کے دو نفل عام نفلوں کی طرح پڑھیں بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو اور یہ نفل مستحب ہیں۔

☆ اگر کسی خاتون کو عمرہ کا طواف کرنے کے بعد اچانک ماہواری آجائے تو اس کو سعی کرنا جائز ہے۔ وہ طریقۂ بالا کے مطابق سعی کر کے اور سر کے بال کتروا کر اپنا عمرہ مکمل کر سکتی ہے کیونکہ سعی کی جگہ حرم شریف میں داخل نہیں ہے، اس سے الگ ہے اور سعی ماہواری کی حالت میں بھی ادا ہو جاتی ہے، البتہ سعی کے بعد شکرانہ کے طور پر دو نفل چھوڑ دیں کیونکہ وہ ضروری نہیں ہیں اور ماہواری کی حالت میں انہیں پڑھنا جائز بھی نہیں ہے۔ (مأخذہ حیات)

خواتین کے مسائلِ قصر وسعی

☆ خواتین سبز لائٹوں کے درمیان جھپٹ کر نہ چلیں بلکہ اپنی معمولی رفتار سے چلیں۔

☆ خواتین دورانِ سعی حتی الامکان مردوں سے بچ کر چلیں، جان بوجھ کر مردوں میں داخل نہ ہوں، اور صفا مروہ پر دعائیں بھی مردوں سے ہٹ کر کریں، ورنہ چھوڑ دیں۔

☆ خواتین کو کم از کم چوتھائی سر کے بال بقدر ایک انگل کتروانا سنت ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ ساری چوٹی پکڑ کر یا دائیں بائیں اور پیچھے کی جانب سے سر کے بالوں کی تین لٹیں بنا کر انگلی کے ایک پورے کی لمبائی کے برابر خود تراش لیں یا کسی دوسرے سے ترشوا لیں۔ لیکن کسی نامحرم مرد سے نہ کٹوائیں کہ یہ حرام ہے۔

چونکہ بال چھوٹے بڑے ہوتے ہیں اس لئے انگلی کے ایک پورے کی لمبائی سے کچھ زیادہ بال کاٹیں تاکہ سب بال آجائیں، اور اس بات کا یقین حاصل کریں کہ کم از کم چوتھائی سر کے بال ضرور کتر چکے ہیں، اگر چوتھائی سر کے بال انگلی کے ایک پورے کے برابر کترنا سنت ہے۔ (معلم الحجاج بتصرف)

چند بال کترنے کا حکم

☆ بعض حضرات مروہ پر جو لوگ قینچی لئے کھڑے رہتے ہیں، ان سے سر کے چند بال کتروا کر سمجھتے ہیں کہ احرام کھل گیا، یہ غلط ہے، حنفی محرم کے حلال ہونے کے لئے سر کے چند بال کتروانا ہرگز کافی نہیں ہے، اگر کسی مرد نے اس طرح چند بال کتروا کر سلے ہوئے کپڑے پہن لئے اور پورے ایک دن ایک رات یا اس سے زیادہ پہنے رہا تو اس پر دم واجب ہو جائے گا، کیونکہ احرام کھلنے کے لئے کم از کم چوتھائی سر کے بال منڈانا یا ایک انگلی

کے پورے کے برابر کترنا واجب ہے اور تمام سر کے بال منڈانا یا کتروانا سنت ہے۔ (معلم)

☆ خواتین بھی جب تک کم از کم چوتھائی سر کے بال انگلی کے ایک پورے کے برابر نہ کترلیں ان کا احرام نہ کھلے گا اور ممنوعاتِ احرام جیسے خوشبو لگانا اور میاں بیوی والے خصوصی تعلقات قائم کرنا حلال نہ ہوں گے۔ (غنیّہ)

☆ خواتین و حضرات اس بات کو یاد رکھیں کہ وہ سر کے بال کترنے یا منڈانے سے پہلے مونچھیں، ناخن، بغل کے بال اور جسم کے دوسرے بال وغیرہ ہرگز نہ کاٹیں، ورنہ جرمانہ واجب ہوگا، اگر ایسی غلطی ہوجائے تو کسی معتبر مفتی سے مسئلہ معلوم کریں۔

عمرہ مکمل ہوا

☆ حلق اور قصر کرانے پر آپ کا عمرہ مکمل ہوگیا، اسی کو عمرہ کرنا کہتے ہیں، اب آپ کپڑے پہنیں، جوتا پہنیں اور گھر بار کی طرح رہیں، اب احرام کی تمام پابندیاں ختم ہوگئی ہیں۔

نفلی طواف کا طریقہ

کثرت سے طواف کرنا بلاشبہ افضل ہے اور یہ ایسی عبادت ہے جو اپنے وطن میں نہیں ہوسکتی اس لئے حسب استطاعت زیادہ سے زیادہ نفلی طواف کرنے چاہئیں اور نفلی طواف کرنے کا وہ طریقہ ہے جو اوپر عمرہ کے بیان میں لکھا گیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حجر اسود سے پہلے طواف کی نیت کریں، پھر استقبال کریں، پھر حجر اسود کا استلام یا اشارہ کرکے خانۂ کعبہ کے سات چکر لگائیں یا اس کے بعد ملتزم پر دعا کریں پھر مقام ابراہیم پر آ کر دو رکعت واجب طواف ادا کریں پھر زمزم کے کنویں پر پانی پئیں، اور خوب دعا کریں، یہ نفلی طواف کا طریقہ ہے۔ یاد رہے کہ نفلی طواف میں نہ احرام ہوتا ہے نہ اضطباع، نہ رمل ہوتا ہے اور نہ سعی۔ (غنیّہ)

طواف کی عظیم فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص (سنت کے مطابق) کامل وضو کرے (اور طواف کے لئے) حجر اسود کے پاس آئے تاکہ اس کا استلام کرے تو وہ (اللہ تعالیٰ کی) رحمت میں داخل ہوجاتا ہے، پھر (جب حجر اسود کا) استلام کرکے یہ کلمات کہتا ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے، اور جب وہ بیت اللہ کا طواف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر قدم پر ستر ہزار نیکیاں عطا فرماتے ہیں، ستر ہزار گناہ (صغیرہ) معاف کرتے ہیں اور اس کے ستر ہزار درجہ بلند کئے جاتے ہیں اور (قیامت کے دن) اس کے اہلِ خانہ کے ستر افراد کے حق میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔

اس کے بعد جب وہ مقام ابراہیم کے پاس آ کر دو رکعتیں بحالتِ ایمان اور ثواب کی نیت سے ادا کرتا ہے تو اس کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے، اور وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسے اس روز تھا جس روز اُس کو اُس کی ماں نے جنا تھا۔ (اخرج الاصبھانی فی الترغیب)

فائدہ:۔ اللہ اکبر! طواف کی کتنی بڑی فضیلت ہے، آپ کو بھی یہ دولت کمانے کا سنہری موقع حاصل ہے لہٰذا اس کی دل سے قدر فرمائیں اور سابقہ لکھے ہوئے طریقہ کے مطابق دھیان اور توجہ سے عمدہ سے عمدہ طواف کریں۔

دوسروں کی طرف سے طواف یا عمرہ کرنا

آپ نے عمرہ کرنے اور طواف کرنے کا طریقہ پڑھ لیا، اگر آپ زندہ یا مرحوم والدین یا کسی سہیلی کی طرف سے عمرہ کرنا چاہیں یا صرف طواف کرنا چاہیں تو ان کی طرف سے نیت کر کے طریقۂ مذکورہ کے مطابق عمرہ یا طواف کرلیں، عمرہ کا طواف مسجد عائشہ سے باندھ کر آئیں اور عمرہ کریں، نیت اس طرح کریں

''اے اللہ! یہ عمرہ یا طواف میں اپنے والد یا والدہ یا شوہر کی طرف سے
کرنے کی نیت کرتی ہوں، ان کی طرف سے آپ اس کو قبول فرمالیں اور
میرے لئے آسان فرمادیں۔''

اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عمرہ یا طواف اپنی طرف سے کر کے اس کا ثواب کسی دوسرے کو پہنچا دیں، اس میں یہ بھی اختیار ہے کہ چاہے ایک شخص کو ثواب پہنچائیں یا کئی لوگوں کو ثواب پہنچائیں، اور خواہ پوری امت کو ثواب پہنچائیں سب اختیار ہے اور سب درست ہے، پہلی صورت میں جس شخص کی طرف سے نیت کر کے احرام باندھا ہے بس اسی کو ثواب ملے گا، اور دوسری صورت میں ایک عمرہ یا طواف کر کے ایک سے زیادہ افراد کو بھی ثواب پہنچایا جاسکتا ہے۔

متعدد عمرہ کرنا

عمرہ کا کوئی وقت مقرر نہیں، سال مں صرف پانچ دن جن میں حج ہوتا ہے، یعنی ۹ ذی الحجہ سے لے کر ۱۳ ذی الحجہ تک عمرہ کرنا مکروہ تحریمی ہے یعنی ناجائز ہے، ان پانچ دنوں کے علاوہ سال بھر میں جب چاہیں عمرہ کرسکتی ہیں۔ لہذا رمضان المبارک کے بعد ۹ ذی الحجہ سے پہلے پہلے جب چاہیں اور جتنے چاہیں خواتین عمرے کرسکتی ہیں، اور حج کے بعد بھی عمرے کرسکتی ہیں، جو لوگ حج سے پہلے عمرہ کرنے سے منع کرتے ہیں، ان کا منع کرنا درست نہیں ہے۔ (ملاحظہ ہو حاشیہ مناسک ملا علی قاری)

اور طواف بھی جتنے بآسانی کرسکیں کرلیں، زندگی کا بہترین موقع ہے اس کو غنیمت سمجھ کر جتنا ہوسکے ذکر و تلاوت، نماز و روزے اور دیگر نیک کاموں میں لگائیں اور فضول کاموں سے بچیں اور خاص طور پر گناہوں سے بچیں۔

طواف کی کثرت

کثرت سے عمرہ کرنا مکروہ نہیں، بلکہ مستحب ہے، لیکن بجائے عمرہ کے طواف زیادہ کرنا افضل ہے۔ (معلم الحجاج بتصرف)

لہذا خواتین کو طواف زیادہ کرنے چاہئیں اور وہ بھی اپنی ہمت اور طاقت کے مطابق کیونکہ حق تعالیٰ بہت کریم ہیں، وہ کمزوروں کے تھوڑے عمل کو بھی قبول فرما کر بہت کچھ اجروثواب عطا فرمادیتے ہیں، بشرطیکہ وہ عمل اس کی خوشنودی کے لئے ہو۔

حرم شریف کی جماعت اور خواتین

خواتین کو حج وغیرہ کے موقع پر گھر میں نماز پڑھنے سے مسجد حرام اور مسجد نبوی ﷺ کی جماعت کا ثواب مل جاتا ہے۔ لہذا نماز باجماعت ادا کرنے کی نیت سے انہیں حرم شریف میں نہ آنا چاہیے، البتہ خانۂ کعبہ کی زیارت کرنے یا طواف کرنے یا عمرہ کرنے کی نیت سے حرم شریف میں آسکتی ہیں۔ اسی طرح مسجد نبوی ﷺ میں روضۂ اقدس پر سلام پیش کرنے کی نیت سے آسکتی ہیں۔ اگر ان مقاصد کے لئے خواتین حرم شریف میں یا مسجد نبوی ﷺ میں تشریف لائیں اور جماعت کا وقت ہوجائے اور وہ جماعت میں شامل ہوکر نماز پڑھ لیں تو ان کی نماز ہوجائے گی۔ لیکن افضل گھر میں نماز پڑھنا ہے۔

مختصر معمولات برائے مکہ مکرمہ

یہاں ہر نیکی کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے اس لئے درج ذیل نیکی کے کام کریں اور ہر نیک عمل پر ایک لاکھ کا ثواب پائیں۔

☆ نفل طواف کثرت سے کرنا، اور کبھی کبھی نفل عمرہ بھی کرتی رہیں۔

☆ **اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ** اور دود شریف کی زیادہ سے زیادہ تسبیحات پڑھنا۔

☆ **سُبْحَانَ اللّٰہِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** اور **سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم** کی تسبیحات پڑھنا اور تیسرے کلمہ کی تسبیح پڑھنا، اگر ہو سکے تو ہر نماز کے بعد ان سب کی ایک ایک تسبیح سو دانے والی پڑھ لیا کریں کہ یہ تسبیحات بڑے اجر وثواب کا باعث ہیں، یہاں ہر تسبیح پر ایک لاکھ تسبیح کا ثواب ہے، گھر جا کر یہ ثواب کہاں ملے گا؟

☆ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے ہوئے **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** کثرت سے پڑھنا۔ یہ کلمہ بہت مبارک ہے اور یہ بہت زیادہ قرب خداوندی کا باعث ہے۔

☆ قرآن کریم کی تلاوت کرنا، اگر ہو سکے تو ایک کلام پاک ختم کرنا اور مناجات مقبول عربی یا اردو کی ایک ایک منزل روزانہ پڑھنا۔

☆ اشراق، چاشت، اوّابین، تہجد، قیام اللیل، سُنَنِ زوال، تحیۃ المسجد، تحیۃ الوضو، صلوٰۃ التوبہ اور صلوٰۃ التسبیح کا اہتمام کرنا۔

☆ زیادہ سے زیادہ وقت مسجد حرام میں گذاریں لیکن یادالٰہی میں مشغول رہیں، مسجد حرام اور مسجد نبوی میں دنیا کی باتیں کرنے، گناہوں کی باتیں کرنے جیسے غیبت کرنے، جھوٹ بولنے اور بے فائدہ باتیں کرنے سے بیحد بچیں، اور حرم شریف میں آتے وقت اعتکاف کی نیت کرنا اچھا ہے اور دنیا کی باتوں سے پرہیز کرنا۔

☆ صدقہ، خیرات کرتے رہنا اور ایک دوسرے کی خدمت بجا لانا، اور دوسروں سے جو تکالیف پہنچیں انہیں برداشت کرنا، اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی طالب رہنا۔

☆ یہاں ہر نیکی کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے، اور گناہ کا وبال بھی بہت سخت ہے، اس لیے فسق و فجور،

گندی باتیں، لڑائی جھگڑا، غیبت، فضول باتوں اور فضول مجلسوں سے اجتناب کریں، اور وہاں کے احترام کے خلاف کوئی بات نہ کریں۔

☆ مکہ مکرمہ کے لوگوں کی برائی نہ کریں، ان کی سختی اللہ تعالیٰ کے لئے برداشت کریں اور اپنی برائیوں پر نظر رکھیں اور ان کی خوبیوں کو یاد رکھیں۔

☆ خواتین بلا ضرورت بازاروں میں نہ گھومیں اور اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کریں، ضرورت کے تحت جانا پڑے تو مکمل پردہ کے ساتھ جائیں اور جلد واپس آنے کی فکر کریں

یہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں

مکہ معظّمہ یوں تو ہر جگہ دعا قبول ہوتی ہے مگر مندرجہ ذیل مقامات پر دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔ اس لئے ان مقامات پر دعا مانگنے کا خاص خیال رکھیں، لیکن نہ تو ازخود مردوں کے ہجوم میں داخل ہوں اور نہ کسی دوسرے کو تکلیف دیں!

☆ خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑتے وقت۔

☆ طواف کرتے ہوئے۔

☆ سنگِ اسود کے سامنے اور ملتزم پر۔

☆ حطیم میں رکن یمانی پر، اور مقام ابراہیم کے پاس۔

☆ زمزم کے کنویں پر

☆ صفا پر، درمیان میں جہاں مرد دوڑتے ہیں، اور مروہ پر۔

☆ منٰی میں مسجد خیف میں، جہاں ستر انبیاء علیہم السلام مدفون ہیں۔

☆ مزدلفہ میں مسجد المشعر الحرام کے پاس۔

چند زیارات

مکہ معظّمہ میں بہت سے مقامات ایسے ہیں جن سے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے اہم واقعات وابستہ ہیں، ان مقامات کی زیارت حج وعمرہ کا حصہ تو نہیں ہے لیکن وہاں جا کر سیرت کے وہ واقعات یاد کرنے سے ایمان تازہ ہوتا ہے اس لئے اگر مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے بآسانی موقع ملے اور ہمت و طاقت بھی ہو تو ان

مقامات پر جانا اور زیارت کرنا اچھا ہے، اور ان مقامات پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے قبولیتِ دعا کی بھی امید ہے، لیکن وہاں جانا ضروری ہرگز نہیں ہے، اگر کوئی خاتون بالکل نہ جائے تو اس کے حج یا عمرہ میں کچھ خلل نہیں آتا، بلکہ زیادہ فکر حرم شریف کی حاضری کی ہونی چاہئے، کیونکہ اصل زیارت گاہ وہی ہے۔

غارِ ثور:۔ جہاں ہجرت کے وقت رسول کریم ﷺ تین دن قیام پذیر ہوئے تھے۔

غارِ حرا:۔ جہاں قرآنِ کریم کی پہلی آیت اتری تھی۔

مسجدِ الجن: جہاں آنحضرت ﷺ نے جنات کو تبلیغ فرمائی تھی۔

مسجدُ الرَّایہ:۔ جہاں حضور اکرم ﷺ نے فتحِ مکہ کے دن جھنڈا گاڑا تھا۔

مسجدِ بلال:۔ یہ جبلِ ابوقبیس کے اوپر ہے، وہاں ایک قول کے مطابق چاند کے دو ٹکڑے کرنے کا معجزہ ہوا تھا۔

مَوْلِدُ النَّبیُ:۔ محلّہ مولد النبی میں حضور اقدس ﷺ کے پیدا ہونے کی جگہ ہے۔

بیتِ خدیجہؓ:۔ جہاں حضور اکرم ﷺ نے کافی وقت گذارا۔

جنتُ المعلّٰی:۔ مکہ مکرمہ کا قبرستان۔

بڑا عمرہ

مکہ مکرمہ سے تقریباً ۲۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر **جِعِرَّانہ** نامی ایک مقام ہے، جہاں ایک مسجد اسی نام سے ہے، یہاں سے عمرہ کا احرام باندھنا آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے، اس لئے یہاں سے بھی عمرہ کا احرام باندھنا چاہئے۔ (مأخذ درس ترمذی)

اس کو بڑا عمرہ اس لئے کہتے ہیں کہ مسافت کے لحاظ سے تنعیم اور مسجدِ عائشہ سے دور پڑتا ہے، ورنہ ثواب کے لحاظ سے تنعیم اور مسجدِ عائشہؓ سے عمرہ کا احرام باندھنا اس سے افضل ہے۔ (مأخذہ معلم الحجاج)

حج کا طریقہ

احرام، حج کے پانچ دن

آداب اور احکام

حج کا ثواب اور مغفرت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک طویل حدیث میں مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے (حج کی فضیلت معلوم کرنے والے صحابی سے) فرمایا: جب تم بیت اللہ (کی زیارت کی) نیت سے اپنے گھر سے چلو گے تو راستہ میں تمھاری اونٹنی کے ہر قدم پر تمہارے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی، اور ایک گناہ مٹایا جائے گا اور (طواف کے بعد مقام ابراہیم پر) تمہارا دو رکعتیں ادا کرنا (ثواب میں) بنو اسماعیل میں سے ایک غلام آزاد کرنے کی طرح ہے اور صفا و مروہ (کے درمیان) سعی کرنے کا (ثواب) ستر غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

اور عرفہ کے دن شام کو تمھارا میدانِ عرفات میں وقوف کرنا (ایسا مبارک ہے کہ) اللہ تعالیٰ (اپنی شان کے مطابق) آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں، اور ملائکہ کے سامنے تم پر فخر فرماتے ہیں، اور فرماتے ہیں اے میرے بندو! تم غبار آلود، پراگندہ بال، ہر گہری اور کشادہ وادی سے (نکل کر) میرے پاس آئے ہو اور میری جنت (ملنے کی) آرزو رکھتے ہو (لوسنو!) اگر تمھارے گناہ ریت کے ذرات کی طرح ہوں یا بارش کے قطروں یا سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں تو بھی میں نے بخش دیئے۔ اب تم! بخشے ہوئے لوٹ جاؤ اور جن کی تم سفارش کرو (ان کو بھی بخش دیا)۔

جمرات کی رمی میں ہر اس کنکری کے بدلہ جس سے تم رمی کرو گے ہلاک کرنے والے گناہوں میں سے ایک گناہ کبیرہ معاف ہوگا، اور تمھاری (حج کی) قربانی تمھارے پاس ذخیرہ ہے (جس کا ثواب آخرت میں ملے گا) اور سر منڈانے میں تمھارے ہر بال کے بدلہ میں ایک نیکی عطا ہوگی اور ایک گناہ مٹایا جائے گا۔ (اس کے بعد آخر میں) تمھارا بیت اللہ کا طواف کرنا ایسی حالت میں ہوگا کہ تمھارا کوئی گناہ باقی نہ بچے گا اور ایک فرشتہ آئے گا اور تمھارے دونوں کاندھوں کے درمیان ہاتھ رکھے گا اور کہے گا آئندہ) نئے سِر سے) عمل کرو تمھارے پچھلے گناہ (سب) معاف کردیئے گئے۔ **(رواہ البزار باسناد لاباس بہ)**

فائدہ: سبحان اللہ! حج کی کتنی عظیم الشان فضیلت ہے، اگر آپ اس کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آنے والے طریقہ کے مطابق احتیاط سے حج کیجئے اور یہ ثواب عظیم حاصل فرمایئے۔!

۸ ذی الحجہ۔۔۔۔حج کا پہلا دن

حج کا احرام

۸ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ کے ایام حج کے دن کہلاتے ہیں، یہی دن اس سارے سفر کا حاصل ہیں اور انہی دنوں میں اسلام کا اہم رکن'' حج '' ادا ہوتا ہے۔ ۷ ذی الحجہ کو مغرب کے بعد ۸ ذی الحجہ کی رات شروع ہوجائے گی۔ رات ہی کو منٰی کے لئے جانے کی سب تیاری مکمل کرلیں، اور یہ کام کریں!

☆ اگر آپ اس کا احرام پہلے سے بندھا ہوا ہے، مثلاً حجِ قران یا حجِ افراد کا احرام باندھا ہوا ہے تو وہی کافی ہے، اور اگر آپ حجِ تمتع کر رہی ہیں جس میں آپ نے عمرہ کرکے احرام کھول دیا تھا یا آپ مکہ مکرمہ میں رہنے والی ہیں تو آپ صرف حج کا احرام باندھیں گی۔

جب احرام کا ارادہ ہو تو سنت کے مطابق غسل کرلیں، خواہ ماہواری آرہی ہو کیونکہ یہ نہانا صفائی کے واسطے ہے۔ (عمدہ)

اور ناخن کترلیں، بغل اور زیرناف صاف کرکے فارغ ہوجائیں اگر کوئی غسل نہ کرنا چاہے تو وضو کرنا بھی کافی ہے۔

☆ مکروہ وقت نہ ہو اور حیض و نفاس کی حالت بھی نہ ہو تو خواتین احرام باندھنے کی نیت سے، گھر میں دو رکعت نفل ادا کریں، اگر پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں قل ھو اللہ احد کی سورت پڑھیں تو بہتر ہے، اور گھر ہی میں حج کا احرام باندھ لیں اور اگر مکروہ وقت ہو یا ماہواری آرہی ہو تو نفل نہ پڑھیں، صرف وضو یا غسل کرکے احرام باندھ لیں۔

احرام کا طریقہ

اگر حج فرض ہے تو بوقتِ احرام حج فرض کی نیت کریں، نفل ہے تو حجِ نفل کی نیت کریں، اگر کسی دوسرے کی طرف سے حج کرنا ہے تو اس کا نام لیں کہ میں فلاں ابن فلاں یا مثلاً اپنے والد یا والدہ یا شوہر کی طرف سے حج کا احرام باندھتی ہوں، نیت کے الفاظ یہ ہیں!

'' اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے حج کی نیت کرتی ہوں آپ اس کو
قبول کیجئے اور میرے لئے آسان کردیجئے۔'' آمین

پھر فوراً ہی حج کے احرام کی نیت سے تین مرتبہ آہستہ آواز کے ساتھ لبیک کہیں، پھر ہلکی آواز سے درود شریف پڑھیں اور یہ دعا کریں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ رِضَاکَ وَالۡجَنَّۃُ وَاَعُوۡذُبِکَ مِنۡ سَخِطِکَ وَالنَّارِ

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ کی رضا اور جنت کا سوال کرتی ہوں، اور آپ کی ناراضگی اور دوزح سے پناہ مانگتی ہوں، اور حج کے آسان ہونے کی دعا کریں۔بس احرام بندھ گیا، احرام کی پابندیاں عمرہ کے بیان میں گذر چکی ہیں، انہیں دوبارہ تازہ کرلیں اور اچھی طرح ذہن نشین کریں تاکہ غلطی نہ ہونے پائے، اور حج ناقص نہ ہونے پائے، لیجئے حج کا احرام بندھ گیا

مِنٰی کو روانگی

اب آپ حج کا احرام باندھے ہوئے مکہ معظّمہ سے منٰی کو چلیں، راستہ میں اترتے چڑھتے، صبح وشام، نمازوں کے بعد، حاجیوں سے ملاقات کے وقت آہستہ آواز سے لبیک کہیں۔ اور پھر ایک مرتبہ درود شریف پڑھیں اور یہ دعا مانگیں مستحب ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ رِضَاکَ وَالۡجَنَّۃَ وَاَعُوۡذُبِکَ مِنۡ سَخِطِکَ وَالنَّارِ

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ کی رضا اور جنت مانگتی ہوں اور آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتی ہوں۔''

اور دیگر اذکار

سُبۡحَانَ اللّٰہِ، اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ، اَللّٰہُ اَکۡبَرُ، لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

یا جو ذکر طبیعت میں آئے کریں، تاہم تلبیہ زیادہ پڑھیں، کیونکہ حالتِ احرام میں یہ سب سے افضل ذکر ہے۔(حیات)

یہ پانچ دن ذکر الٰہی، دعاء اور عبادت ہی کے ہیں، لہذا یہ سب کام کرتی رہیں، دنیا کی فضول باتوں سے بچیں، غیبت بالکل نہ کریں، لڑائی جھگڑا نہ کریں، نہ خاوند سے اور نہ کسی دوسرے سے، اس گناہ سے بے حد بچیں، صبر وتحمل سے سب کچھ برداشت کرلیں تاکہ حج صحیح ادا ہوجائے، اور مقبول ہوجائے۔

ضروری مسئلہ

مسئلہ: اگر کوئی حاجی یا جن ۸ ذی الحجہ کو طلوع آفتاب سے پہلے خواہ فجر سے بھی پہلے یا بعد میں منٰی چلا

جائے تو بھی جائز ہے، مگر خلافِ اولیٰ ہے، (ہندیہ) لہٰذا معلم کے انتظام سے مجبور ہو کر اگر طلوعِ آفتاب سے پہلے منیٰ چلا جائے یا رات کو چلا جائے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

مسئلہ: منیٰ میں پانچ نمازیں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور ۹ ذی الحجہ کی فجر کی نماز ادا کرنا مسنون ہے، اور رات کو منیٰ میں رہنا سنت ہے، اگر خواتین رات میں مکہ مکرمہ رہیں یا سیدھی مکہ مکرمہ سے عرفات پہنچ گئیں تو مکروہ ہے، ایسا کرنے سے بچنا چاہئے۔ (احکام الحج بتصرف)

حجاج کی کثرت کی وجہ سے اگر بمجبوری مزدلفہ میں قیام کرنا پڑے تو گنجائش ہے گو سنت کے خلاف ہے لیکن اس میں کوئی جزا واجب نہیں۔ (فتویٰ)

۹ ذی الحجہ۔۔۔۔۔حج کا دوسرا دن

عرفات کی روانگی

☆ فجر کی نماز منیٰ میں پڑھیں، تکبیر تشریق کہیں اور آہستہ سے لبیک کہیں، اور ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر عرفات جانے کی تیاری کریں اور آہستہ آواز میں لبیک کہتی ہوئی زوال سے پہلے عرفات پہنچ جائیں، وضو کرلیں، غسل کرلینا افضل ہے بشرطیکہ پردہ کے ساتھ نہانے کا انتظام ہو۔

☆ وقوفِ عرفات کا وقت زوال کے بعد صبح صادق تک ہے، لہٰذا کھانے وغیرہ سے جلد فارغ ہو لیں اور زوال ہوتے ہی وقوف شروع کردیں، یاد رہے کہ یہ بہت ہی خاص جگہ اور خاص وقت ہے۔ اس سے بہتر وقت زندگی میں نہیں ملے گا، اس کا ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہونے دیں، گرمی ہو یا سردی سب برداشت کر جائیں اور شام تک دعا و استغفار کرنے، الحاح وزاری اور گڑگڑانے میں گزاریں اور غروبِ آفتاب سے پہلے میدانِ عرفات سے باہر نہ نکلیں ورنہ دم واجب ہوجائے گا۔ (غنیّۃ)

وقوفِ عرفات کا طریقہ

☆ ظہر کی نماز اپنے خیمے میں ظہر کے وقت ادا کریں، اور ظہر کی نماز کے بعد جو طبیعت چاہے ذکر و تلاوت اور دعاء کریں، یہاں کے لیے کوئی خاص ذکر مقرر نہیں ہے کہ اس کے بغیر حج میں فرق آئے، اگر ہوسکے تو یہ عمل کرلیں!

(۱) افضل یہ ہے کہ قبلہ رخ کھڑی ہوں، وقوف کی نیت کریں، یعنی یوں ارادہ کریں کہ میں وقوفِ عرفہ کرتی ہوں، اور دعا کے لئے ہاتھ پھیلائیں، اور خشوع وخضوع کے ساتھ لبیک کہیں، پھر خوب گڑگڑا کر توبہ و استغفار

کریں، اور اپنے سارے گناہوں کی دل سے معافی مانگیں، اس کے بعد پہلے تین یا پانچ یا سات مرتبہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** کہیں، پھر نماز والا درود شریف پڑھیں پھر گڑگڑا کر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کریں پھر گیارہ مرتبہ دل سے یہ استغفار کریں:

(۲) پھر تین مرتبہ لبیک کہیں اور نماز والا درود شریف سو مرتبہ پڑھیں اور اس کے آخر میں کبھی کبھی **وَعَلَیْنَا مَعَهُمْ** ملا لیا کریں۔

(۳) پھر سو مرتبہ **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِيْر.** پڑھیں!

(۴) پھر سو مرتبہ قل ھو اللہ احد کی سورت پڑھیں اور درمیان میں آہستہ آواز سے لبیک کہتی رہیں اور کچھ کچھ وقفہ سے جو دل میں آئے دعا کرتی رہیں یا مناجاتِ مقبول کا اردو ترجمہ اور دعائے عرفات سمجھ سمجھ کر مانگتی رہیں۔ اور یہ سارا وقت پوری توجہ اور دھیان سے یاد الٰہی میں اور اپنے جملہ متعلقین کے لیے دعائیں مانگنے میں گزاریں۔ اگر ناچیز کو بھی اپنی دعاؤں میں شامل کرلیں تو احسان ہوگا۔

(۵) اور یہ دعا یہاں اور آئندہ ہر جگہ مانگ لیا کریں کہ!

> ”اے اللہ! یہاں پر آج تک جتنی دعایں آپ کے انبیاء کرام علیہم السلام نے اور سرکار دو عالم ﷺ اور آپ کے مقبول بندوں نے مانگی یا بتلائی ہیں، اور وہ میرے حق میں مناسب بھی ہیں، تو انہیں قبول فرمالیجئے۔ اور اے اللہ! ہمیں اپنی رضا اور جنت الفردوس عطا فرما اور اپنی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ عطا فرما، آمین

اسی طرح غروب آفتاب تک خشوع وخضوع کے ساتھ دعا میں لگی رہیں۔ دنیا کی اور گناہ کی باتوں سے خاص طور پر بچیں اور کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کریں۔

غروب آفتاب سے پہلے میدانِ عرفات سے باہر نہ نکلیں، اگر نکل گہیں اور حدودِ عرفات کے اندر واپس نہ آئیں تو دم واجب ہوجائے گا۔ (غنیّۃ)

(۶) ہو سکے تو کچھ دیر قبلہ کی طرف رخ کرکے کھڑی ہوکر خشوع اور خضوع کے ساتھ لبیک کہیں اور جو دل چاہے دعا مانگیں، جب تھک جائیں تو بیٹھ جائیں تاہم کھڑے ہوکر یہ وقوف کرنا افضل ہے، ہو جائے تو اچھا ہے ورنہ ضروری نہیں ہے۔

خواتین کے چند مسائل

☆ وقوف عرفات کے لیے خواتین کا حیض و نفاس اور جنابت سے پاک ہونا شرط نہیں ہے، اس حالت میں بھی وقوف صحیح ہوجاتا ہے۔

☆ اکثر خواتین میدانِ عرفات میں پردہ نہیں کرتیں، یہ حرام ہے اور سخت گناہ ہے، یہ مقام اپنے گناہوں کو بخشوانے کا ہے نہ کہ دانستہ گناہ کرکے حق تعالیٰ کے غضب کو دعوت دینا، اس لئے شرعی پردہ کا اہتمام کریں۔

☆ بعض خواتین بے پردہ ہوتے ہوئے نامحرم مردوں کی اجتماعی دعاء میں ان کے ساتھ ہوجاتی ہیں یہ بھی بالکل جائز نہیں، نامحرم مردوں سے جدا رہیں اور شرعی پردہ کریں۔

مزدلفہ کو روانگی

جب عرفات کے میدان میں آفتاب غروب ہوجائے تو یہاں مغرب کی نماز نہ پڑھیں، بغیر نماز پڑھے عرفات سے مزدلفہ روانہ ہوجائیں۔ اور راستہ میں ذکر اللہ، درود شریف اور لبیک پڑھتی رہیں، اور پھر مزدلفہ میں پہنچ کر یہ کام کریں!

مغرب اور عشاء کی نماز ملانا

☆ مغرب اور عشاء دونوں نمازیں ملا کر عشاء کے وقت میں ادا کریں جس کا طریقہ یہ ہے کہ جب عشاء کا وقت ہوجائے تو پہلے مغرب کے تین فرض ادا کریں، سلام پھیر کر تکبیر تشریق کہیں اور لبیک کہیں، اس کے بعد مغرب کی سنتیں نہ پڑھیں بلکہ فوراً عشاء کے فرض ادا کریں۔ مسافر ہوں تو دو رکعت اور مقیم ہوں تو چار فرض ادا کریں۔ اس کے بعد مغرب کی دو سنت پھر عشاء کی دو سنت اور تین وتر پڑھیں۔ نفل پڑھنے یا نہ پڑھنے کا اختیار ہے، مگر مغرب اور عشاء کے فرضوں کے درمیان سنت اور نفل نہ پڑھیں کیونکہ یہ دونوں فرض ملا کر پڑھنے واجب ہیں خواہ باجماعت پڑھیں یا علیحدہ، کیونکہ ان کو باجماعت ادا کرنا شرط نہیں ہے، ہاں جماعت سے ادا کرنا سنت مؤکدہ ہے (غنیّہ)۔ مگر جماعت سے ادا کرنا مردوں کے لئے ہے، عورتوں کے لیے نہیں ہے۔

مسئلہ:۔ اگر کسی نے مغرب کی نماز عرفات میں یا راستہ میں پڑھ لی تو مزدلفہ پہنچ کر اس کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ (حیات)

مسئلہ:۔ اگر کوئی حاجی یا جن عشاء کے وقت سے پہلے مزدلفہ پہنچ گئے تو ابھی مغرب کی نماز نہ پڑھیں،

عشاء کا وقت آنے کا انتظار کریں اور عشاء کے وقت میں دونوں نمازوں کو ملا کر ادا کریں۔ (عمدہ)

مسئلہ :۔ اگر عرفات سے مزدلفہ آتے ہوئے راستہ میں خطرہ ہو کہ مزدلفہ پہنچتے تک فجر ہو جائے گی تو پھر راستہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ادا کرلیں ۔ (حیات)

اس شب میں ذکر وعبادت

اس کے بعد خوب حق تعالیٰ کا ذکر کریں، تلبیہ پڑھیں ، تلاوت کریں، درود شریف پڑھیں ،توبہ استغفار کریں ، اور خوب کثرت سے دعائیں مانگیں، یہ رات بہت مبارک رات ہے۔بعض کے نزدیک شبِ قدر سے بھی افضل ہے اور کچھ دیر آرام بھی کرلیں کہ حدیث سے ثابت ہے۔

کنکریاں چننا

☆ مزدلفہ سے رات ہی کو فی آدمی ستر کنکریاں ، چھوٹے یا بڑے چنے کے برابر چن لیں تاکہ منٰی میں مارنے کے کام آئیں اور یہ عمل جائز ہے۔ (غنیّۃ)

اور یہاں سے صرف سات کنکریاں جمرۃ العقبہ کی رمی کے لئے لے جانا مستحب ہے۔ (احکام حج)

مسئلہ: ۔ بڑے پتھر کو توڑ کر چھوٹی کنکریاں بنانا مکروہ ہے، (معلم) لہذا ایسا کرنے سے پرہیز کریں۔

وقوفِ مزدلفہ

☆ جب فجر ہو جائے تو اندھیرے میں فجر کے فرض اور سنت ادا کریں، فجر کے بعد یہاں کا وقوف جو واجب ہے، شروع ہوتا ہے، اگر کوئی شخص فجر کے بعد ایک لمحہ بھی یہاں ٹھہر جائے تو وقوف ادا ہو جاتا ہے، البتہ صبح کی روشنی خوب پھیلنے تک وقوف کرنا سنتِ مؤکدہ ہے۔ (عمدہ)

لہذا خواتین یہ وقوف ادا کریں، اور پھر منٰی تشریف لے جائیں۔

خواتین کے لئے سہولت

☆ وقوف مزدلفہ واجب ہے، لیکن اگر خواتین بیماری یا کمزوری یا لوگوں کے ہجوم کی کثرت سے سخت تکلیف پہنچنے کی بناء پر مزدلفہ میں نہ ٹھہریں، رات ہی کو مزدلفہ سے منیٰ چلی جائیں تو کچھ حرج نہیں، جائز ہے اور ایسا کرنے سے ان پر کوئی دم واجب نہ ہوگا۔ اور اگر بلا کسی عذر کے یہ وقوف چھوڑ دیا تو دم واجب ہوگا۔ (حیات وغنیّۃ)

مزدلفہ میں رات گذارنے کے لئے اور وقوف مزدلفہ کرنے کے لیے حیض و نفاس اور جنابت سے پاک ہونا شرط نہیں ہے، اس حالت میں بھی یہ وقوف ادا ہوجاتا ہے۔ (حیات)

طریقہ وقوف

وقوفِ مزدلفہ کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ نماز فجر ادا کر کے قبلہ رخ ہوجائیں اور **سُبْحَانَ اللهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، لَآاِلٰهَ اللّٰهُ** اور چوتھا کلمہ پڑھیں اور درود شریف پڑھیں اور کثرت سے تلبیہ کہیں اور دعا کے لئے دونوں ہاتھ پھیلائیں، ہتھیلیوں کا رخ آسمان کی طرف کریں پھر دنیا و آخرت کی بھلائیاں اپنے اور اپنے اہل و عیال، والدین، مشائخ، اقارب اور تمام مسلمانوں کے لئے مانگیں اور خوب دعا کریں۔

یاد رکھیں! یہ وقت دعا کی قبولیت کا خاص وقت ہے۔ (حیات)

لہذا برابر ذکر و دعا اور تلبیہ میں مشغول رہیں یہاں تک کہ فجر کی روشنی خوب پھیل جائے اور جب سورج نکلنے کے قریب ہوجائے اس وقت مزدلفہ سے منٰی روانہ ہوجائیں، اس کے بعد تاخیر کرنا خلافِ سنت ہے، لیکن اس سے کچھ لازم نہیں ہوتا۔ (حیات)

منٰی واپسی

آفتاب نکلنے میں جب ذرا سی دیر رہ جائے تو مزدلفہ سے منٰی چلیں ،بس کے مسافر تو بس کے تابع ہیں مگر اتنا خیال رکھیں کہ صبح صادق ہونے دیں، اس سے پہلے مزدلفہ سے نہ چلیں تا کہ وقوف مزدلفہ ادا ہوجائے، ہاں اگر خواتین بیماری وغیرہ کے عذر سے صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے مزدلفہ سے منٰی کو چلی جائیں تو ان پر دم واجب نہ ہوگا، البتہ مرد حضرات پر اس وقوف کے ترک سے دم واجب ہوگا،لہذا خواتین کی مجبوری سے اپنا واجب ترک نہ کریں، مزدلفہ سے منٰی جاتے ہوئے راستے میں یہی اذکار و تسبیح جن کا ذکر ابھی اوپر آیا ہے، پڑھتی رہیں، اور کثرت سے تلبیہ پڑھیں ، اور دل و جان سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہیں، اور جب وادیٔ محسّر سے گزریں تو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے تیزی سے گزریں۔ (حیات) اور منٰی میں اپنی قیام گاہ پر پہنچ جائیں۔

منٰی پہنچنے پر آپ کا قیام کم از کم تین دن یہیں رہے گا۔ صرف طواف زیارت کیلئے ایک روز مکہ مکرمہ جانا ہوگا ،جس کی تفصیل آرہی ہے

۱۰ ذی الحجہ۔۔۔حج کا تیسرا دن

آج کا دن بڑا مصروف دن ہے، اس دن خواتین کو بہت سارے کام کرنے ہیں جنہیں ترتیب سے یہاں لکھا جاتا ہے، آرام کے ساتھ پوری توجہ سے انہیں انجام دیں۔

جمرۂ عقبہ کی رمی

جب آپ منٰی پہنچ جائیں تو سب سے پہلے جمرۃ العقبہ کے سات کنکریاں ماریں اور کنکریاں مارنے کا طریقہ یہ ہے کہ جمرۃ العقبہ سے کم از کم پانچ ہاتھ کے فاصلے پر کھڑی ہوں۔ اس سے زیادہ فاصلہ ہو تو بھی کچھ حرج نہیں، پھر آہستہ آواز سے **بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر** کہہ کر ایک کنکری داہنے ہاتھ سے جمرہ کی دیوار پر پھینک دیں، کچھ اوپر بھی لگ جائے تو کچھ حرج نہیں تاہم اس کے احاطہ میں کنکری کا گرنا ضروری ہے۔

واضح رہے کہ آج کل جمرہ کے ستون نظر نہیں آتے، ایک لمبی دیوار سامنے ہوتی ہے، اس کو کنکری ماردیں، یہاں کنکری نیچے چلی جاتی ہے، اور ستون کی جڑ میں گرتی ہے۔

اس طرح ہر کنکری کے ساتھ آہستہ آواز سے **بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر** کہتی رہیں۔ اس طرح الگ الگ سات کنکریاں پھینکیں۔ اگر یہ دعا یاد ہو تو پڑھ لیں، ورنہ ضروری نہیں ہے

رَغْمًا لِلشَّیْطَانِ وَرِضَی لِلرَّحْمٰنِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَشْکُوْرًا وَّذَنْبًا مَغْفُوْرًا

ترجمہ: یہ کنکری شیطان کو ذلیل کرنے اور خدائے پاک کو راضی کرنے کے لئے مارتی ہوں، اے اللہ! میرے حج کو قبول فرما، میری کوشش کو مقبول فرما، اور میرے گناہوں کو معاف فرما۔''

جمرۃُ العقبہ کو کنکری مارتے ہی لبیک کہنا بند کردیں، اور آج کی تاریخ میں کنکری مارنے کے بعد دعا کے لئے ٹھہرنا سنت نہیں ہے۔ رمی کے بعد اپنی قیام گاہ پر چلی جائیں۔

آنے والے دنوں کی کنکریاں مارنے کا طریقہ بھی یہی ہے جو لکھا گیا، لہذا اس کو یاد رکھیں۔

مسئلہ:۔ رمی پل کے اوپر سے کرنا جائز ہے۔ (عمدہ)

رمی کے اوقات

☆ آج کی کنکری مارنے کا مسنون وقت طلوعِ آفتاب سے زوالِ آفتاب تک ہے۔

☆ اور زوالِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک رمی کا وقت بلا کراہت جائز ہے۔

☆ اور غروب آفتاب سے صبح صادق تک رمی کا وقت مکروہ ہے، مگر خواتین کے لئے مکروہ نہیں۔ (زبدہ بتصرف)

☆ اور نیز ۱۰ تاریخ میں صبح صادق سے طلوعِ آفتاب تک کا وقت بھی جائز ہے۔ اور اس وقت میں کنکری مارنا بھی بلاشبہ جائز ہے۔ (عمد بتصرف)

چونکہ آج کل ہجوم بہت زیادہ ہوتا ہے اور ہجوم کے اندر رمی کرنے میں جان جانے یا سخت تکلیف پہنچنے کا قوی اندیشہ ہوتا ہے، اس لئے خواتین غروب آفتاب سے تقریباً ایک گھنٹہ پہلے کنکری مارنے کے لئے جائیں۔ عموماً اس وقت ہجوم نکل جاتا ہے، پھر اگر ہجوم زیادہ ہو تو کچھ دیر انتظار کرلیں، مغرب کی نماز پڑھ لیں اور کنکری ماریں یا رات کے کسی حصہ میں کنکری ماریں کیونکہ رات میں خواتین کے لئے کنکری مارنا مکروہ نہیں ہے بلکہ افضل ہے۔ (غنیّہ)

آج کل رمی کی جگہ میں بڑی وسعت ہوگئی ہے اور رمی کی جگہ کئی منزلہ بن گئی ہے، اس لئے اب دن میں بھی کنکری مارنا دشوار نہیں ہے۔ **فللہ الحمد**

بہرحال کنکری مارنے کے یہ چار اوقات ہیں، ان میں سے جس وقت میں سہولت ہو کنکری مارلینی چاہیے، اور حق تعالیٰ کی عطا کردہ سہولت اور رخصت پر خوشدلی سے عمل کرنا چاہئے۔

خواتین خود رمی کریں

آج کل اکثر خواتین خود جا کر رمی نہیں کرتیں، ان کے محرم مرد اِن کی طرف سے کنکریاں مار آتے ہیں جبکہ بغیر عذر شرعی کسی دوسرے کے ذریعہ رمی کرانا جائز نہیں، اس سے دم واجب ہوجاتا ہے، اس لئے خواتین یہ غلطی نہ کریں اور بلا عذر شرعی اپنا واجب ترک کرکے گناہگار نہ ہوں، ہاں عذر شرعی میں کسی دوسرے کو حکم دے کر اور اپنا نائب بنا کر رمی کرانا جائز ہے اور عذر شرعی یہ ہے کہ:

(الف) خواتین اس قدر بیمار یا کمزور ہوں جس کی وجہ سے وہ کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکتی ہوں۔

(ب) یا جمعرات تک سواری پر سوار ہو کر جانے میں بھی سخت تکلیف یا مرض بڑھ جانے کا اندیشہ ہو۔

(ج) یا پیدل چلنے پر قدرت نہ ہو اور سواری ملتی نہ ہو، تو ایسی خواتین شرعی لحاظ سے معذور ہیں وہ کسی دوسرے شخص کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور مرد خواہ محرم ہو یا نامحرم اس کو حکم دے کر اور اپنا نائب بنا کر اس کے ذریعہ رمی کرا سکتی ہیں۔ (احکام حج)

دوبارہ تاکید

☆ خواتین کو دوبارہ تاکید کی جاتی ہے کہ وہ مذکورہ مسئلہ کو اچھی طرح یاد رکھیں اور اس کے مطابق عمل کریں، بہت سے مرد شرعی عذر کے بغیر خواتین کی کنکریاں ان کی اجازت سے خود مار آتے ہیں یہ بھی جائز نہیں، اس طرح خواتین کی رمی ادا نہیں ہوتی، اور ان پر دم واجب ہوجاتا ہے۔

ضروری مسئلہ

☆ اسی طرح جو خواتین خود جا کر کنکریاں مارنے سے معذور ہوں تو ان کا کسی دوسرے سے اپنی رمی کرانے کے معتبر ہونے کیلئے ضروری ہے کہ وہ خود کسی دوسرے کو اپنی کنکریاں مارنے کا باقاعدہ حکم دیں۔ اگر ان کے حکم کے بغیر کسی ہمراہی نے ان کی طرف سے کنکریاں ماریں تو وہ معتبر نہ ہوں گی، اگر وقت باقی ہو تو خود کہہ کر اپنی رمی دوبارہ کرائیں، ورنہ دم واجب ہوجائے گا۔ (زبدہ بتصرف)

تمام دنوں کی کنکریاں مارنے کے لئے حیض و نفاس اور جنابت سے پاک ہونا شرط نہیں ہے۔ اس حالت میں بھی رمی کرنا جائز ہے۔ (حیات)

قربانی

جمرۃ العقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد قربانی کرنی ہے، لیکن پہلے یہ دیکھ لیں کہ آپ نے کون سا حج کیا ہے؟ اگر آپ نے حج تمتع یا حج قران کیا ہے تو حج کی قربانی کرنا واجب ہے، اور اگر حجِ افراد کیا ہے تو حج کی قربانی واجب نہیں، مستحب ہے۔ (غنیّۃ)

☆ قربانی آج ۱۰ تاریخ میں کرنا ضروری نہیں ہے، اس کے لئے تین دن مقرر ہیں۔ ۱۰، ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ کے آفتاب غروب ہونے تک رات میں اور دن میں جب چاہیں قربانی کر سکتے ہیں۔ (غنیّۃ)

☆ عموماً ۱۱ تاریخ کو صبح کے وقت قربانی کرنا بہت آسان ہوتا ہے، لہٰذا اس آسانی پر عمل کیا جاسکتا ہے، بلاضرورت اپنے آپ کو مشقت میں ڈالنے کی ضرورت نہیں۔

لیکن جن خواتین پر حج کی قربانی واجب ہے وہ سر کے بال اور ناخن وغیرہ قربان کے بعد ہی کتر سکیں گی، اگر انہوں نے قربانی سے پہلے سر کے بال کتر لئے تو ان پر دم واجب نہ ہوگا، کیونکہ اس پر حج کی قربانی مستحب ہے، واجب نہیں ہے۔

☆ خواتین قربانی کرنا جانتی ہوں تو خود اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے، ورنہ اپنے کسی قابل اعتماد شخص کے ذریعہ قربانی کروانا بھی جائز ہے، اس لئے خواتین خود قربانی کریں یا کسی قابلِ اعتماد شخص کے ذریعہ کرائیں لیکن بینک وغیرہ کے ذریعہ قربانی کرانے سے حتی الامکان اجتناب کریں، سخت مجبوری میں بذریعہ بنک بھی قربانی کرانے کی گنجائش ہے۔ (فتویٰ) اور قربانی حیض و نفاس اور جنابت کی حالت میں کرنا اور کرانا سب درست ہے۔

توجہ دیں

☆ قربانی کا جانور اچھی طرح دیکھ بھال کر صحیح، سالم، بے عیب اور پوری عمر کا خریدنا چاہیے تاکہ قربانی صحیح ادا ہو۔ (ملخص معلم الحجاج)

مالی قربانی کا حکم

☆ جو خواتین مسافر ہوں ان پر بقرعید کی مال والی قربانی واجب نہیں اور جو خواتین مقیم ہوں اور صاحبِ نصاب ہوں ان پر بقرعید کی مال والی قربانی بھی واجب ہے، پھر انہیں اختیار ہے، خواہ وہ یہ قربانی منٰی میں کرلیں یا اپنے وطن میں کرلیں لیکن مال والی قربانی حج والی قربانی سے الگ واجب ہے۔ (معلم الحجاج بتصرف کثیر)

حج کی قربانی مکہ مکرمہ میں

حج کی قربانی منٰی میں کرنا سنت ہے۔ (حیات)

لیکن اگر قربانی کی جگہ بہت زیادہ دور ہونے کی یا از خود قربانی نہ کرسکنے اور دوسروں پر اعتماد نہ ہونے کی وجہ سے مکہ مکرمہ میں حج کی قربانی کرلی جائے تو اس کی بھی گنجائش ہے۔ (غنیّۃ)

قصر (بال کترنا)

خواتین قربانی سے فارغ ہو کر تمام سر کے بال انگلی کے ایک پورے سے کچھ زیادہ خود کتر لیں یا کتروالیں، اگر چوتھائی سر کے بال بھی ایک پورے کے برابر کتر لئے تو بھی احرام سے نکلنے کے لئے کافی ہے۔ واضح رہے کہ سر کے بال کترنے سے پہلے ناخن کاٹنا یا جسم کے کسی اور حصہ کے بال تراشنا جائز نہیں لیکن غلطی سے ایسا کرلیا تو جزاء واجب ہوگی۔ (معلم الحجاج)

☆ حیض ونفاس اور جنابت کی حالت میں بھی سر کے بال کترنا یا کتروانا جائز ہے۔

☆ سر کے بال کتروانا آج ضروری نہیں،۱۲ ذی الحجہ کے آفتاب غروب ہونے تک یہ کام ہوسکتا ہے،لیکن جب تک خواتین بال نہیں کتروائیں گی، احرام ہی میں رہیں گی خواہ کتنی ہی مدت گذر جائے اور جب بال کتروالیں گی تو احرام کی پابندیاں ختم ہوجائیں گی، چہرہ کو ڈھانپنا، کپڑا لگانا، خوشبو لگانا، ناخن اور بال کاٹنا سب حلال ہوجائے گا البتہ خاوند سے صحبت کرنا، بوس و کنار کرنا یہ طوافِ زیارت کرنے تک حلال نہ ہوگا۔

☆ خواتین کو حج میں سر کے بال کترنا یا کتروانا منٰی میں سنت ہے اور حرم میں ہر جگہ جائز ہے۔ البتہ حدودِ حرم سے باہر جا کر بال کتروائیں گی تو دم لازم ہوجائے گا۔ (عمدہ)

خواتین کو سر کے بال منڈوانا حرام ہے، انہیں صرف سر کے بال کتروانے کا حکم ہے، جس کی تفصیل اوپر گزر چکی ۔ (زبدہ بتصرف)

اہم ہدایت

جمرۃ العقبہ کو کنکری مارنا پھر قربانی کرنا پھر سر کے بال کترنا، یہ تینوں عمل واجب ہیں اور جس ترتیب سے ان کو لکھا گیا ہے، اُسی ترتیب سے ان کو ادا کرنا بھی واجب ہے، اگر ان میں سے کوئی عمل چھوٹ جائے یا ان کی مذکورہ ترتیب بدل جائے تو عام طور پر ایک دم واجب ہوگا، اس لئے خواتین ان تینوں افعال کو ترتیب سے انجام دینے کی کوشش کریں اگر غلطی ہوجائے تو معتبر علماء اور اہلِ فتویٰ سے رجوع کریں، احقر کا رسالہ ’’حج کے ضروری مسائل‘‘ میں بھی اس بارے میں حکم لکھا گیا ہے، اور کچھ گنجائش بھی دی گئی ہے، اس کو دیکھ لیں......!

طوافِ زیارت

☆ آج کی تاریخ یعنی ۱۰ ذی الحجہ کا سب سے اہم کام طوافِ زیارت ہے۔ رمی، قربانی اور سر کے بال کترنے کے بعد طوافِ زیارت کرنا سنت ہے، اگر طوافِ زیارت ان سے پہلے کیا جائے تب بھی فرض ادا ہوجائے گا۔

☆ طوافِ زیارت کا وقت ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ کے آفتاب غروب ہونے تک ہے۔ اور تین دن میں، رات کو یا دن میں جب چاہیں مکہ معظّمہ جا کر طوافِ زیارت کرلیں، عموماً پہلے روز سخت ہجوم ہوتا ہے، دوسرے یا تیسرے روز زیادہ ہجوم نہیں ہوتا، اس لئے دوسرے یا تیسرے دن یہ طواف کرنا مناسب ہے، اور اس کے ادا کرنے کا وہی طریقہ ہے جو عمرہ کے بیان میں طواف کرنے کے طریقہ میں لکھا گیا ہے، وہاں دیکھ لیں۔

☆ طوافِ زیارت کے بعد ممنوعات احرام سب حلال ہوجاتے ہیں اور شوہر سے ہمبستر ہونا اور بوس و کنار کرنا، سب حلال ہوجاتا ہے۔

☆ رات کو منیٰ واپس آجائیں، دن کو مکہ معظّمہ ٹھہر جائیں تو مضائقہ نہیں، اپنی قیام گاہ پر آجائیں کوئی چیز رکھنی ہو یا لینی ہو لے لیں۔

☆ طوافِ زیارت کے لئے خواہ احرام کی حالت میں آئیں اور خواہ قربانی اور سر کے بال کتروا کر آئیں دونوں طرح اختیار ہے، اگر احرام کی حالت میں طوافِ زیارت کریں تو خواتین طواف میں رمل اور اضطباع نہیں کریں گی، یہ مرد حضرات کے ساتھ خاص ہیں۔

خواتین کے خاص مسائل

☆ جن خواتین کو ماہواری آرہی ہو یا وہ نفاس کی حالت میں ہوں تو وہ طوافِ زیارت اس حالت میں نہ کریں، بلکہ پاک ہونے کا انتظار کریں، اگرچہ ۱۲ ذی الحجہ سے بھی اوپر ایام نکل جائیں تب بھی کوئی حرج نہیں ہ، معذوری ہے، پاک ہو کر غسل کر کے طواف اور سعی کریں اور بعد میں طوافِ زیارت کرنے سے طوافِ زیارت ادا ہوجائے گا اور کچھ واجب نہ ہوگا۔

لیکن جب تک خواتین حیض و نفاس سے پاک نہ ہوں طوافِ زیارت نہیں کرسکتیں، اور طوافِ زیارت کے بغیر وطن واپس نہیں آسکتیں، اگر واپس آ گئیں تب بھی عمر بھر یہ فرض لازم رہے گا، اور پھر دوبارہ حاضر ہو کر طوافِ زیارت کرنا ہوگا، اس لئے حیض و نفاس سے پاک ہونے کا انتظار لازمی ہے۔

طوافِ زیارت کی اہمیت

☆ یاد رہے کہ طوافِ زیارت حج کا رکن اور فرض ہے، یہ کسی حال میں نہ فوت ہوتا ہے اور نہ اس کا بدل دے کر ادا ہوسکتا ہے بلکہ آخر عمر تک اس کی ادائیگی فرض رہے گی اور جب تک اس کی ادائیگی نہ ہوگی، خاوند سے صحبت اور بوس و کنار حرام رہے گا۔ (غنیّۃ)

اس لیے خواتین پاکی کی حالت میں اس کی ادائیگی کا خاص اہتمام کریں اور بغیر طوافِ زیارت کئے ہرگز وطن واپس نہ ہوں خواہ چھٹیاں ختم ہوں یا سیٹ نکل جائے، لیکن یہ طواف ضرور کر کے آئیں، کیونکہ یہ طواف فرض ہے۔

☆ اگر کوئی خاتون ۱۲ ذی الحجہ کو حیض سے ایسے وقت پاک ہوئی کہ غروبِ آفتاب میں اتنی دیر ہے کہ غسل کرکے مسجدِ حرام میں جا کر پورا طوافِ زیارت یا صرف چار چکر کرسکتی ہے تو فوراً ایسا کرلے اگر اس نے ایسا نہ کیا تو دم واجب ہوگا، اور اگر اتنا وقت نہ ہو تو کچھ واجب نہیں ہوگا۔ البتہ اس کے بعد پہلی فرصت میں طواف کرلے۔ (معلم الحجاج بتصرف)

☆ اگر کوئی خاتون اپنی عادت یا آثار و علامات سے جانتی ہے کہ عنقریب حیض شروع ہونے والا ہے اور حیض آنے میں ابھی اتنا وقت ہے کہ پورا طوافِ زیارت یا اس کے چار پھیرے کرسکتی ہے تو فوراً کرلے، اگر ایسا نہ کیا اور حیض آ گیا اور ایامِ نحر گزرنے کے بعد پاک ہوئی تو دم واجب ہوگا، اور اگر اتنا وقت نہ ہو کہ چار پھیرے کرسکے تو دم واجب نہ ہوگا۔ (معلم الحجاج بتصرف)

حج کی سعی

اگر خواتین حج کی سعی پہلے کرچکی ہوں تو اب نہ کریں ورنہ طواف زیارت سے فارغ ہو کر حج کی سعی کریں اور سعی میں سبز لائٹوں کے درمیان خواتین نہ دوڑیں بلکہ اپنی عادت کے مطابق چلتی رہیں اور حج کی سعی کا وہی طریقہ ہے جو عمرہ کے بیان میں لکھا گیا ہے، وہاں دیکھ لیں......!

۱۱ ذی الحجہ......حج کا چوتھا دن

گیارہ تاریخ کو زوالِ آفتاب کے بعد تینوں جمرات پر سات سات کنکریاں مارنی ہیں اور ہر کنکری مارتے وقت یہ پڑھیں گے

بِسْمِ اللهِ ، اللهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِلشَّيْطَانِ وَرِضًى لِلرَّحْمٰنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَسَعْيًا مَشْكُوْرًا وَ ذَنْبًا مَغْفُوْرًا

ترجمہ: یہ کنکریاں شیطان کو ذلیل کرنے اور خدائے رحمٰن کو راضی کرنے کے لئے مارتا ہوں، اے اللہ! میرے حج کو قبول فرما اور میری کوشش کو مقبول بنا اور گناہوں کو معاف فرما۔'' (حیات)

☆ آج کی کنکریاں مارنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے جمرۂ اولیٰ پر ایک ایک کرکے سات کنکریاں اوپر والے کلمات پڑھ کر ماریں، اس کے بعد ذرا سا آگے بڑھ کر قبلہ رخ ہو کر اور ہاتھ اٹھا کر **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، سُبْحَان**

اللهِ، اَللّٰهُ اَکۡبَــــر اور درود شریف پڑھیں اور پھر اپنے لئے ،عزیز و اقارب اور سب مسلمانوں کے لئے خوب دعا کریں، اس کے جمرۂ وسطی پر سات کنکریاں بالکل اسی طرح ماریں جیسے جمرۂ اولیٰ پر ماری تھیں اور اسی طرح قبلہ رخ ہوکر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور ذکر و تسبیح کے بعد خوب دعا کریں۔

اس کے بعد جمرۂ عقبہ پر طریقۂ بالا کے مطابق سات کنکریاں ماریں لیکن اُس کی رمی کے بعد ٹھہر کر دعا وغیرہ کچھ نہ کریں، اپنی قیام گاہ پر واپس آجائیں، آج صرف یہی کام تھا جو پورا ہوگیا، باقی اوقات تلاوت، ذکر اللہ اور دعا میں مشغول رکھیں، غفلتوں، گناہوں اور فضول کاموں اور باتوں میں ضائع نہ کریں، لڑائی، جھگڑا اور غیبت وغیرہ سے خاص طور پر بچیں......!

رمی کے اوقات

آج کی رمی کا مستحب وقت زوال کے بعد سے غروب آفتاب تک ہے۔ اور غروبِ آفتاب کے بعد سے بارہویں تاریخ کی صبح طلوع ہونے تک مکروہ وقت ہے۔ (حیات)

اول وقت میں کنکری مارنے والوں کا بہت ہجوم ہوتا ہے، اور بعض اوقات اس وقت رمی کرنے میں جان کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔ اس لئے غروب سے پہلے ہجوم کے چھٹنے کا انتظار کرلیں، اگر اس وقت ہجوم ہو اور کنکری صحیح مارنا مشکل ہو تو مغرب کے بعد یا عشاء کے بعد یا رات کے کسی بھی حصہ میں کنکری ماریں، عذر کی وجہ سے خواتین کے حق میں کوئی کراہت نہ ہوگی بلکہ رات میں رمی کرنا ان کے حق میں افضل ہے۔ (غنیّۃ) لیکن جیسا کہ پہلے لکھا گیا ہے کہ اب رمی کی جگہ میں بہت وسعت ہوگئی ہے، اس لئے اب کنکری مارنا زیادہ دشوار نہیں ہے۔

فللہ الحمد

زوال سے پہلے رمی کرنا

مسئلہ:۔ واضح رہے کہ زوال سے پہلے رمی جائز نہیں، کیونکہ زوال سے پہلے رمی کا وقت شروع نہیں ہوتا، اگر کسی نے غلطی سے اس وقت رمی کرلی تو وہ معتبر نہ ہوگی اور وقت شروع ہونے پر دوبارہ رمی کرنی ہوگی ورنہ دم واجب ہوگا اور قضا کے وقت میں رمی کی قضا بھی واجب ہوگی، اور وقتِ قضا ۱۳ ذی الحجہ کے آفتاب غروب ہونے تک ہے۔ (معلم بتصرف)

لیکن قضا کرنے سے دم ساقط نہ ہوگا وہ بہر حال ادا کرنا ہوگا۔ (غنیّۃ)

۱۲ ذی الحجہ...... حج کا پانچواں دن

☆ آج کا خاص کام تینوں جمرات پر سات سات کنکریاں بالکل اُسی طرح اور اُنہی اوقات میں مارنی ہیں جس طرح ۱۱ ذی الحجہ کو آپ نے ماری ہیں، صرف تاریخ کا فرق ہے اور کچھ نہیں ہے۔

☆ آج کی رمی کرنے کے بعد آپ کو اختیار ہے کہ منٰی میں مزید قیام کریں یا مکہ مکرمہ آجائیں، اگر مکہ مکرمہ آنے کا ارادہ ہو تو غروب آفتاب سے پہلے پہلے حدودِ منٰی سے نکل جائیں۔ اگر بارہویں تاریخ کا آفتاب منٰی میں غروب ہوگیا تو اب منٰی سے نکلنا مکروہ ہے ایسی صورت میں آپ کو چاہیئے کہ آج کی رات منٰی میں قیام کریں اور تیرہ تاریخ کی رمی کر کے مکہ معظّمہ جائیں۔

واضح ہو کہ بارہ تاریخ کو منٰی میں آفتاب غروب ہونے کے بعد مکہ مکرمہ جانا کراہت کے ساتھ جائز ہے، لیکن اگر کوی چلا گیا تو کوئی دم وغیرہ واجب نہ ہوگا، البتہ اگر منٰی میں تیرہویں تاریخ کی صبح ہوگئی تو اب اس دن کی رمی بھی واجب ہوگئی، اب بغیر رمی کیئے جانا جائز نہیں، اگر ایسی صورت میں بغیر رمی کیئے کوئی خاتون گئی تو اس پر دم واجب ہوجائے گا۔

۱۳ ذی الحجہ کی رمی کا بالکل وہی طریقہ ہے جو گیارہ اور بارہ تاریخ کا اوپر لکھا گیا ہے اور اس کے بھی وہی اوقات ہیں۔ البتہ اس تاریخ کی رمی صبح صادق سے لے کر زوال سے پہلے کرنا بھی کراہت کے ساتھ جائز ہے۔ (معلم الحجاج)

حج پورا ہوا

الحمد للہ آپ کا حج پورا ہوگیا، منٰی سے واپسی کے بعد جتنے دن مکہ معظّمہ میں قیام ہو اس کو غنیمت سمجھنا چاہیئے اور جتنا ہو سکے طواف، عمرے، نماز، روزے، صدقہ وخیرات اور ذکر وتلاوت اور دیگر نیک کام کر لینے چاہئیں، پھر معلوم نہیں یہ وقت ملے یا نہ ملے، موت کا وقت ہم کو معلوم نہیں

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

☆ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حرم کی ہر نیکی ایک لاکھ کے برابر ہے، لہذا جو نیکی ہوجائے غنیمت ہے، ایک قرآنِ کریم ختم کریں تو ایک لاکھ قرآنِ کریم ختم کرنے کا ثواب ملے، ایک ریال خیرات کریں تو ایک

لاکھ ریال خیرات کرنے کا ثواب ملے، ایک مرتبہ کلمۂ طیبہ پڑھیں تو ایک لاکھ مرتبہ کا ثواب ملے، اس میں ستر ہزار کلمہ کسی کو بخش دیں تو امید ہے کہ اس کو دوزخ سے نجات مل جائے۔

☆ اَسْتَغْفِرُاللّٰہُ ، درود شریف، سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمُ ایک بار پڑھیں تو ایک لاکھ مرتبہ پڑھنے کا ثواب ملے۔

☆ دو رکعت نفل پڑھیں تو دو لاکھ رکعت کا ثواب ملے، اس لئے اشراق، چاشت، سُنن زوال، اوابین، قیام اللیل، تہجد، تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد اور عام نوافل کا اہتمام کریں اور ایک لاکھ گنا ثواب حاصل کریں۔

☆ ایک مرتبہ صلوٰۃ التسبیح پڑھنے سے ایک لاکھ صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا ثواب لیں۔

☆ ایک روزہ رکھنے سے ایک لاکھ روزوں کا ثواب حاصل کریں

☆ ایک محتاج کو کھانا کھلائیں تو جیسے ایک لاکھ محتاجوں کو کھانا کھلایا۔

☆ ایک مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھنے سے ایک لاکھ ثواب ملے۔

☆ ایک مرتبہ عمرہ یا طواف کرنے سے ایک لاکھ عمرہ یا طواف کرنے کا ثواب ملے۔

لہذا خوب نیک کام کریں اور انتہائی اہتمام سے گناہوں سے بچیں اور آئندہ زندگی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اور حضور ﷺ کی تابعداری اور آپ کی سنتوں پر عمل کرنے میں گزارنے کا عہد کریں، اور خوب گڑگڑا کر دعا کریں، وہی توفیق دینے والے ہیں، نیز اپنے والدین، شوہر، پیرومرشد اور عزیز و اقارب کی طرف سے بھی نیک کام، طواف اور عمرے حسبِ استطاعت کریں، پھر معلوم نہیں، یہ موقع نصیب ہو یا نہ ہو۔

حج سے واپسی اور طوافِ وداع

حج کے بعد جب مکہ مکرمہ سے وطن واپس ہونے کا ارادہ ہو تو پھر طوافِ وداع واجب ہے، اس طواف کا طریقہ بالکل وہی ہے جو عمرہ کے طواف میں لکھا گیا ہے، اس کے مطابق طواف کریں، یہ حج کا آخری واجب ہے، اور حج کی تین قسموں میں سے ہر قسم کا حج کرنے والوں پر واجب ہے، البتہ جو خواتین مکہ مکرمہ اور حدود میقات کے اندر رہنے والی ہوں ان پر یہ طواف واجب نہیں ہے، طواف سے فارغ ہو کر ملتزم پر خوب دعائیں کریں، آبِ زم زم پئیں اور حسرت و افسوس کرتی ہوئی الٹے پاؤں واپس ہوں۔ (معلم بتصرف)

حرم سے باہر آ کر خوب دعائیں کریں اور یہ دعا بھی کرلیں:

''یا الٰہ العالمین! اس مقام پر آنحضرت ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اور آپ کے نیک بندوں نے جو جو دعائیں مانگی ہیں اور وہ قبول کرلیں گئی ہیں مجھ کو ان دعاؤں میں شامل فرما لیجئے، میری اولاد، والدین اور تمام مسلمانوں کے حق میں قبول کرلیجئے، اور جن جن لوگوں نے مجھے دعاؤں کے لئے کہا تھا ان کی سب نیک مرادیں بھی پوری فرما دیجئے اور حج وعمرہ کی سعادت، صحت و عافیت کے ساتھ بار بار عنایت کیجئے۔ اور میری اس حاضری کو آخری حاضری نہ بنایئے۔'' آمین

خواتین کے خاص مسائل

☆ جو خاتون حج کے سب ارکان و واجبات ادا کرچکی ہو، صرف طوافِ وداع باقی ہو اور محرم اور دیگر رفقاء روانہ ہونے لگیں، اس وقت اگر حیض و نفاس شروع ہوجائے تو طوافِ وداع ان کے ذمہ واجب نہیں رہتا، ساقط ہوجاتا ہے، اس کو چاہئے کہ مسجد میں داخل نہ ہو بلکہ حرم شریف کے دروازہ کے پاس کھڑی ہوکر دعا مانگ کر رخصت ہوجائے، خاتون کے محرم اور دیگر رفقاء سفر پر لازم نہیں ہے کہ وہ اس کے پاک ہونے تک ٹھہریں، اپنی صوابدید کے مطابق جب چاہیں روانہ ہوجائیں اور یہ خاتون بھی ان کے ساتھ چلی جائے۔ (حیات بتصرف)

اور اس مجبوری سے طوافِ وداع چھوڑنے سے خاتون پر کچھ واجب نہ ہوگا۔

☆ جس خاتون کو طوافِ وداع کے وقت حیض و نفاس جاری ہو اور وہ طوافِ وداع چھوڑ کر مکہ مکرمہ سے روانہ ہو، لیکن مکہ مکرمہ کی آبادی سے باہر نکلنے سے پہلے پہلے وہ پاک ہوجائے تو اس کو لوٹ کر طوافِ وداع کرنا واجب ہے۔ اور اگر آبادی سے نکلنے کے بعد پاک ہوئی تو لوٹ کر طوافِ وداع کرنا واجب نہیں، لیکن اگر میقات سے گزرنے سے پہلے واپس مکہ مکرمہ لوٹ آئے گی تو پھر طوافِ وداع کرنا واجب ہوگا۔ (معلم بتصرف)

واضح ہو کہ طوافِ وداع کے لئے نیت ضروری نہیں، ہاں مستقل نیت سے طوافِ وداع کرنا افضل ہے، اس لئے اگر واپسی سے پہلے یا حیض یا نفاس شروع ہونے سے پہلے کوئی نفل طواف کرلیا تو وہ بھی طوافِ وداع کے قائم مقام ہوجائے گا۔ (معلم بتصرف)

حجِ افراد کا طریقہ

حج کے مہینوں میں یعنی شوال، ذوالقعدہ، اور ذوالحجہ کے دس دنوں میں کوئی عمرہ نہ کریں اور میقات سے صرف حج کا احرام باندھیں، تو یہ حج افراد کہلاتا ہے، حجِ افراد کا احرام باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ احرام باندھنے سے پہلے جو جو کام مسنون و مستحب ہیں جن کا ذکر پیچھے حجِ تمتع کے بیان میں آ چکا ہے ان کو کرنے کے بعد حجِ افراد کا احرام باندھیں، اور یوں نیت کریں:

''یا اللہ! میں حج کی نیت کرتی ہوں، آپ اس کو قبول کر لیجئے اور میرے لئے آسان کر دیجئے۔''

اس کے بعد تین مرتبہ تلبیہ پڑھ کر اور درود شریف پڑھ کر دعا کریں اور مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد سب سے پہلے طوافِ قدوم کرنا سنت ہے، جس کا وہی طریقہ ہے جو عمرہ کے طواف کا طریقہ ہے، طوافِ قدوم کے بعد احرام سے حلال نہیں ہوں گی، بلکہ حالتِ احرام میں رہیں گی، اور طوافِ قدوم کے بعد حج کی سعی پہلے کرنا چاہیں تو کر سکتی ہیں، لیکن طوافِ زیارت کے بعد کرنا بہتر ہے۔ (غنیۃ)

نیز دس ذی الحجہ کو جمرۂ عقبہ کی کنکری مارنے کے بعد قربانی کرنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے، اس کے علاوہ حج کے باقی اعمال اسی طرح کرنے ہیں جن کا ذکر حجِ تمتع کے بیان میں گذر چکا ہے۔ (غنیۃ)

حجِ قران کا طریقہ

حج کے مہینے یعنی شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دنوں میں اگر میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھیں اور ایک ہی احرام سے دونوں کو ادا کرنے کی نیت کریں تو یہ حجِ قران کہلاتا ہے، حج قران کا احرام باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ احرام باندھنے سے پہلے جو جو کام کرنے مستحب اور مسنون ہیں ان کو کرنے کے بعد حجِ قران کی یوں نیت کریں:

''اے اللہ! میں حج و عمرہ دونوں کی نیت کرتی ہوں، آپ ان کو قبول کر لیجئے
اور میرے لئے آسان کر دیجئے۔''

اس کے بعد تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں اور درود شریف پڑھ کر دعا کریں (غنیۃ) اس کے بعد حجِ تمتع کی طرح حج قران میں بھی مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد پہلے عمرہ کریں گی، لیکن عمرہ میں سر کے بال نہیں کٹوائیں گی اور احرام نہیں کھولیں گی، بلکہ حالتِ احرام ہی میں رہیں گی اور عمرہ کرنے کے بعد طوافِ قدوم کرنا سنت ہے اور

طوافِ قدوم کے بعد حج کی سعی مقدم کرنا افضل ہے، اور اگر کوئی حج کی سعی مقدم نہ کرے بلکہ طوافِ زیارت کے بعد کرے تو بھی جائز ہے۔ (غنیّۃ)

اور حجِ تمتع کی طرف دس ذی الحجہ کو رمی کرنے کے بعد قربانی کرنا بھی واجب ہے، اس کے علاوہ حج کے باقی اعمال اسی طرح کرنے ہیں جن کا ذکر حجِ تمتع کے بیان میں ہو چکا ہے۔ (غنیّۃ الناسک وارشاد الساری)

مدینہ طیبہ

آقا ﷺ کی خدمت میں حاضری

درود و سلام اور دستور العمل

روضۂ اقدس کی زیارت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج کیا اور اس کے بعد میری قبر کی زیارت کی میری وفات کے بعد تو وہ (زیارت کی سعادت حاصل کرنے میں) انہیں لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے میری حیات میں میری زیارت کی۔ (بیہقی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی (ابن خزیمہ)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے میرے ساتھ بدسلوکی کی۔ (رواہ ابن عدی بسند حسن)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو میری قبر کے پاس مجھ پر دود پڑھتا ہے، میں اس کو سنتا ہوں۔(رواہ البیھقی)

فائدہ: رسول اکرم ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور یہ بات جمہور امت کے مسلّمات میں سے ہے، اس لئے آپ کے جو امتی قبر مبارک پر حاضر ہوکر سلام عرض کرتے ہیں آپ ان کا سلام سنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

ایسی صورت میں وفات کے بعد آپ کی قبر مبارک پر حاضر ہونا اور سلام عرض کرنا ایک طرح آپ کے سامنے سلام پیش کرنے کے برابر ہے جو بلاشبہ ایسی عظیم سعادت ہے جو ہر حاجی کو تمام آداب کے ساتھ ہر قیمت پر حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ (معارف الحدیث)

عظیم سعادت

حج کے بعد سب سے افضل اور سب سے بڑی سعادت سید الانبیاء رحمۃ للعالمین ﷺ کے روضۂ اقدس کی زیارت ہے، رسول اللہ ﷺ کی محبت وعظمت وہ چیز ہے جس کے بغیر ایمان درست نہیں رہ سکتا، لہذا دیارِ مقدس میں پہنچنے کے بعد اب روضۂ اقدس کے سامنے خود حاضر ہوکر درودوسلام پیش کرنے کی سعادت اور اس پر ملنے والے بے شمار ثمرات و برکات حاصل کرلیں جو دور سے درود وسلام پڑھنے سے حاصل نہیں ہوتے۔

جن خواتین پر حج فرض ہو ان کے لئے مدینہ طیبہ بعد میں جانا بہتر ہے اور جن پر حج فرض نہ ہو انہیں

اختیار ہے کہ وہ خواہ پہلے مدینہ منورہ حاضر ہوں اور بعد میں حج کریں یا حج پہلے کرلیں اور مدینہ منورہ بعد میں حاضر ہوں۔ (زبدہ بتصرف)

(۱) جب مدینہ منورہ کا سفر شروع کریں تو حضور اقدس ﷺ کے روضۂ اقدس ﷺ کی زیارت کی نیت کریں اور نیت یوں کریں:

''اے اللہ! میں سرکارِ دو عالم ﷺ کے مزارِ مبارک کی زیارت کے لئے مدینہ منورہ کا سفر کرتی ہوں، اے اللہ! اسے قبول فرمالیجئے۔'' (عمدۃ المناسک بتصرف کثیر)

(۲) مدینہ منورہ جاتے وقت احرام کی ضرورت نہیں ہے، البتہ واپسی پر اگر مکہ مکرمہ آنا ہو تو احرام باندھنا ہوگا اس لئے احرام کے لوازمات ساتھ رکھیں۔

(۳) سفرِ مدینہ میں سنتوں پر عمل کرنے کا بہت ہی خیال رکھیں، اس کے لیے ''**عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي**'' بطورِ خاص مطالعہ میں رکھیں۔

(۴) اس سفر میں ذوق وشوق اور پورے دھیان وتوجہ سے زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھیں، نماز والا درود شریف سب سے افضل ہے۔

(۵) جب مدینہ منورہ کی آبادی اور مکانات نظر آئیں تو اپنے شوق دید کو اور زیادہ کریں اور خوب درود وسلام پڑھتی ہوئی مدینہ منورہ میں داخل ہوں......!

مسجد نبوی میں حاضری

(۱) معلم کے یہاں سامان رکھ کر آرام کی ضرورت ہو، آرام کرلیں، پھر غسل کرلیں تو بہتر ہے، ورنہ وضو کرلیں، اچھا لباس پہنیں اور ایسی خوشبو لگائیں جس کی مہک دوسروں تک نہ پہنچے اور مسجد نبوی کی طرف ادب و احترام کے ساتھ چلیں، کچھ نفلی صدقہ کردیں تو اچھا ہے۔

(۲) باب جبرئیل معلوم ہو تو پہلی مرتبہ اس سے داخل ہونا افضل ہے یا بابُ السلام سے، ورنہ جس دروازہ سے داخل ہوں درست ہے، داخل ہوتے وقت یہ کہیں:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ...... اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ

اور دایاں قدم مسجد کے اندر رکھیں اور نفلی اعتکاف کی نیت کرنا بہتر ہے، اس کو غنیمت سمجھیں۔ (غنیّۃ)

(۳) سیدھی ریاض الجنۃ آجائی اگر بآسانی آسکیں ورنہ جہاں جگہ مل جائے اور مکروہ وقت بھی نہ ہوتو وہاں دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھیں!

(۴) پھر محرابُ النبی ﷺ کے پاس آئیں، اگر آسانی سے آسکیں، یہاں حضور اقدس ﷺ کا منبر مبارک تھا، اس جگہ شکرانہ کی دو نفلیں پڑھیں اور نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا دل سے شکر ادا کریں کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے یہاں تک پہنچادیا اور دعا کریں کہ میں اب سلام عرض کرنے جارہی ہوں اور میرا سلام قبول ہوجائے، خواتین اگر حضور ﷺ کے سامنے نہ جاسکیں تو مسجدِ نبوی میں جہاں جگہ ملے وہیں سے سلام عرض کردیں۔ (عمدۃ الناسک)

روضہ اقدس ﷺ پر حاضری اور سلام

اب بڑے ادب و احترام کے ساتھ اور اپنی نالائقی اور روسیاہی کے استحضار کے ساتھ روضۂ اقدس کی طرف چلیں، جب آپ جالیوں کے سامنے جہاں جالیوں میں چاندی کی تختی لگی ہوئی ہے پہنچ جائیں تو اس جگہ بالکل سامنے ان جالیوں میں تین گول سوراخ نظر آئیں گے، پہلے سوراخ پر آنے کا مطلب یہ ہے کہ اس جگہ سے رسول کریم ﷺ کا چہرۂ انور سامنے ہے۔ (حیات)

☆ لہذا جالیوں سے اندازاً تین چار ہاتھ کے فاصلہ پر ادب سے کھڑی ہوجائیں، ہاتھ سیدھے، نظریں نیچی کرلیں اور دھیان نبی کریم ﷺ کی طرف لگائیں اور درمیانی آواز سے جو نہ زیادہ بلند ہو اور نہ بالکل آہستہ، ادب کے ساتھ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کریں اور یوں کہیں!

اَلسَّلام عَلَیْکَ اَیُّهَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اور یوں سمجھیں کہ میرا سلام رسول اللہ ﷺ نے سن لیا ہے اور آپ سلام کا جواب دیتے ہیں لہذا میرے سلام کا جواب بھی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

(۳) آج کل چونکہ خواتین کو سامنے کی جالیوں کی طرف آنے کی اجازت نہیں ہے، اس لئے قدمین شریفین کی طرف سے یا کسی اور طرف سے ہی سلام عرض کردیں، پورے ادب و احترام اور دھیان کے ساتھ جس قدر ہوسکے درود وسلام پڑھیں، جونسا درود شریف چاہیں آپ پڑھ سکتی ہیں مگر ہمارے اسلاف نے روضۂ اقدس پر اس طرح درود وسلام پڑھنا لکھا ہے!

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللہِ

آپ بار بار یہی الفاظ دہرا سکتی ہیں تاہم یہ الفاظ دل سے ادا کریں اور پوری طرح دھیان حضور اقدس ﷺ کی طرف رہے اور نماز میں جو درود شریف پڑھا جاتا ہے وہ بھی پڑھ سکتی ہیں

(۴) اس کے بعد دائیں طرف جالیوں میں دوسرا سوراخ ہے، اس کے سامنے کھڑی ہو کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس طرح سلام عرض کریں......!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ یَا سَیِّدَنَا اَبَابکر نِ الصِّدِّیْق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْکَ وَعَنَّا

(۵) اس کے بعد پھر ذرا دائیں طرف ہٹ کر تیسرے سوراخ کے سامنے کھڑی ہو کر حضرت عمر فاروقؓ کو سلام عرض کریں......!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْکَ وَعَنَّا

(۶) اس کے بعد پھر الٹے ہاتھ کی طرف اسی پہلے سوراخ کے سامنے آجائیں جس میں رسولِ خدا ﷺ ہیں اور نمبر۳ میں لکھے ہوئے درود وسلام یا نماز والا درود شریف ذوق وشوق سے پڑھیں اور جن لوگوں نے آپ سے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کو کہا ہے ان کا سلام اپنی زبان میں اس طرح پہنچا دیں مثلاً

''یا رسول اللہ عبدالحکیم اور عبدالرؤف نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے آپ ان کا سلام قبول فرمالیں اور وہ آپ سے شفاعت کے امیدوار ہیں۔''

اگر نام یاد نہ آئے تو اس طرح عرض کریں!

''یارسول اللہ! بہت سے لوگوں نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے، ان سب کا سلام قبول فرمالیجئے۔''

(۷) پھر اس جگہ سے ہٹ کر ایسی جگہ چلی جائیں کہ آپ کے قبلہ رو ہونے میں روضۂ اقدس ﷺ کی طرف پیٹھ نہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے خوب رو رو کر اپنے اور والدین، اہل وعیال، ملنے جلنے والوں، دعا کرانے والوں اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا کریں، بس اسی کو سلام کہتے ہیں، جب سلام عرض کرنا ہو تو اسی طرح عرض کیا کریں!

(۸) جب تک مدینہ منورہ میں قیام رہے کثرت سے روضۂ اقدس کے سامنے حاضر ہو کر سلام عرض کیا کریں

خصوصاً پانچوں نمازوں کے بعد اگر کسی وقت سامنے حاضری کا موقعہ نہ ہو تو پھر آپ مسجدِ نبوی ﷺ میں کسی بھی جگہ سے سلام عرض کرسکتی ہیں، اگرچہ اس کی وہ فضیلت نہیں جو سامنے حاضر ہو کر عرض کرنے میں ہے۔ (احکام حج)

مسجد نبوی ﷺ سے باہر بھی جب کبھی روضۂ اقدس ﷺ کے سامنے سے گزریں تو تھوڑی دیر ٹھہر کر مختصر سلام عرض کر کے آگے بڑھیں۔ (احکام حج)

(۹) اگر حکومت کی طرف سے ممانعت نہ ہو تو رات کے وقت سلام عرض کیا کریں، لیکن اگر حکومت کی طرف سے کوئی خاص وقت مقرر ہو تو اسی وقت سلام عرض کرنے جایا کریں!

خواتین کے خاص مسائل

☆ اگر کسی خاتون کو ماہواری آ رہی ہو یا وہ نفاس کی حالت میں ہو تو گھر پر قیام کرے، سلام عرض کرنے کے لئے مسجد نبوی میں نہ آئے، البتہ مسجد کے باہر باب السلام کے پاس یا باب البقیع یا مسجد نبوی کی قبلہ والی دیوار کے باہر جہاں سے سبز گنبد صاف نظر آتا ہے، وہاں سے سلام عرض کریں یا کسی اور دروازہ کے پاس کھڑی ہو کر سلام عرض کرنا چاہے تو کرسکتی ہے اور جب پاک ہو جائے تو مسجد نبوی میں روضۂ مبارک پر سلام عرض کرنے چلی جائے۔

☆ مدینہ منورہ میں بھی خواتین کو مسجد نبوی ہو یا مسجد قبا یا کوئی اور مسجد، گھر ہی میں نماز پڑھنا افضل ہے کیونکہ انہیں گھر میں نماز ادا کرنے سے مسجد نبوی ﷺ کی جماعت کا ثواب مل جاتا ہے۔(مأخذہ بدائع الصنائع:ص/۱۳۳)

لیکن اگر خواتین مسجد نبوی میں سلام عرض کرنے آئیں اور نماز کا وقت آنے پر مسجد نبوی ﷺ کی جماعت میں شامل ہو کر نماز ادا کرلیں تو ان کی نماز ہو جائے گی۔

چالیس نمازیں

مسجد نبوی ﷺ میں چالیس نمازیں ادا کرنا فرض یا واجب نہیں ہے اور یہ نمازیں ادا کرنا حج کا کوئی حصہ نہیں، اگر کوئی شخص یہ چالیس نمازیں مسجد نبوی ﷺ میں ادا نہ کرسکے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور اس کے حج وعمرہ میں کوئی کمی نہیں، پھر خواتین کے لئے مدینہ منورہ میں بھی گھر میں نمازیں پڑھنا افضل ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ انہیں گھر میں چالیس نمازیں پڑھنے کا ثواب بھی مل جائے گا۔ اس لئے خواتین مسجد نبوی ﷺ میں چالیس

نمازیں ادا کرنے کی فکر نہ کریں، اپنے گھروں میں نمازیں ادا کریں، ہاں کبھی نماز کے وقت مسجد میں ہوں اور مسجد کی جماعت شامل ہو جائیں تو ان کی نماز ہو جائے گی۔

اور اگر ماہواری کے عذر کی بناء پر خواتین چالیس نمازیں گھر میں بھی پوری نہ کرسکیں تو بھی کچھ مضائقہ نہیں بلکہ اس قدرتی اور غیر اختیار معذوری سے قوی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ خواتین کو محروم نہیں فرمائیں گے۔ خواتین ہر نماز کے وقت وضو کر کے گھر ہی میں مصلے پر بیٹھ کر تھوڑا بہت ذکر کرلیا کریں، یہی انشاء اللہ تعالیٰ کافی ہے اور ضروری یہ بھی نہیں۔

مسجد قباء میں دو رکعت سے عمرہ کا اجر وثواب

مسجد قباء وہ مسجد ہے جو آغازِ اسلام میں سب سے پہلے بنائی گئی، مسجد الحرام، مسجدِ نبوی اور مسجد اقصٰی کے علاوہ دیگر تمام مساجد سے افضل ہے، اس میں ازروئے حدیث دو رکعت پڑھنے سے عمرہ کا اجر وثواب ملتا ہے۔

مختصر دستور العمل

جب تک مدینہ منورہ میں قیام رہے اس کو بہت ہی غنیمت جانیں اور جہاں تک ہو سکے اپنے اوقات کو ذکر وعبادت میں لگانے کی کوشش کریں، اس سلسلے میں ان امور کا اہتمام بہت مفید ہے۔

(۱) روضۂ اقدس ﷺ پر حاضر ہو کر کثرت سے سلام پڑھنا۔

(۲) کثرت سے درود شریف پڑھتی رہنا اور ذکر وتلاوت اور دیگر تسبیحات کا اہتمام رکھنا۔

(۳) ریاض الجنۃ میں جتنا موقعہ مل سکے نوافل اور دعائیں کرتی رہنا اور خاص خاص ستونوں کے پاس نفل نماز اور دعا کی کثرت کرنا۔

(۴) اشراق، چاشت، اوابین، تہجد اور صلوٰۃ التسبیح پڑھنا۔

(۵) کبھی کبھی حسبِ سہولت مدینہ منورہ کی زیارات پر ہو آیا کریں۔ اور مکمل پردہ کے ساتھ جنت البقیع جاسکتی ہیں اور وہاں ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کرنا اور ان کے وسیلے سے اپنے لئے دعا مانگنا۔

(۶) ہفتہ کے دن موقعہ ملے تو بہتر ہے ورنہ جب آسانی ہو، قبا جا کر مسجدِ قباء میں دو رکعت نفل پڑھ کر آجانا، اس سے ایک عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

اہل مدینہ اور مدینہ منورہ کی چیزوں کی برائی نہ کرنا، خرید وفروخت میں بھی مدینہ والوں کی امداد کی نیت رکھنا، تاکہ ثواب ملے۔

(۷) مدینہ منورہ میں تمام گناہوں سے بے حد بچیں، خصوصاً فضول باتیں، غیبت کرنے، چغلی کرنے اور لڑائی جھگڑا کرنے سے خاص طور پر بچیں۔

مدینہ منورہ سے واپسی

جب مدینہ منورہ سے واپسی کا ارادہ ہو اور مکروہ وقت بھی نہ ہو اور عورتوں والی خاص مجبوری بھی نہ ہو تو مسجدِ نبوی ﷺ میں دو رکعت نفل پڑھیں اور پھر روضۂ اقدس ﷺ کے سامنے الوداعی سلام عرض کرنے جائیں، اس سلام کا بھی وہی طریقہ ہے جو پہلے لکھا گیا ہے اور سلام عرض کرتے وقت رونا آئے تو رو پڑیں اور اس جدائی پر آنسو بہائیں کہ خدا جانے پھر کب اس مقدس در کی حاضری نصیب ہوگی اور پھر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے سفر کو بے حد آسان فرمائے اور عافیت و سلامتی کے ساتھ اپنے اہل و عیال میں پہنچا کر دوبارہ حاضری نصیب فرمائے اور اس حاضری کو میری آخری حاضری نہ بنائے، بلکہ عافیت کے ساتھ بار بار حاضری کا ذریعہ بنائیں۔ آمین۔

مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ یا جدہ آنا

بعض خواتین مدینہ منورہ حج سے پہلے جاتی ہیں اور بعض حج کے بعد، اور واپسی پر سیدھی جدہ جاتی ہیں اور بعض حج کے بعد، اور واپسی پر سیدھی جدہ جاتی ہیں اور بعض مکہ مکرمہ، جس کی وجہ سے مدینہ منورہ سے احرام باندھنے کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں، سہولت کے لئے ان کا خلاصہ یہاں لکھا جاتا ہے:

☆ بعض خواتین مدینہ منورہ سے واپسی پر مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ نہیں رکھتیں بلکہ سیدھی جدہ سے اپنے وطن کا ارادہ ہوتا ہے، انہیں مدینہ منورہ سے کسی احرام کی ضرورت نہیں۔

☆ جو خواتین حج کے مہینوں میں پہلے مکہ مکرمہ آئیں اور عمرہ ادا کیا پھر حج سے پہلے مدینہ طیبہ آئیں اور انہیں واپس مکہ مکرمہ حج کے لئے جانا ہے، انہیں چاہئے کہ اگر حج کا زمانہ دور ہے، مثلاً دس پندرہ دن باقی ہیں تو وہ مدینہ منورہ سے عمرہ کا احرام باندھ کر آئیں اور عمرہ ادا کر کے احرام کھولیں، اگر حج کا زمانہ بالکل نزدیک ہے مثلاً حج میں چند دن باقی ہیں تو انہیں مدینہ منورہ سے حج کا احرام باندھ کر آنا چاہئے، ہر دو صورت میں ان کا یہ حج تمتع ہوگا۔ (مدۃ المناسک)

☆ جو خواتین حج سے پہلے مثلاً پاکستان سے جدہ اور جدہ سے سیدھی مدینہ منورہ چلی گئیں، مکہ مکرمہ بالکل

نہیں گئیں اور اب مدینہ منورہ سے برائے حج آ رہی ہیں تو انہیں مدینہ منورہ سے واپسی پر حج کی تینوں قسموں میں سے ہر قسم کا احرم باندھنے کا اختیار ہے۔

☆ جو خواتین حج کے بعد مدینہ منورہ گئیں اور پھر مدینہ منورہ سے واپس مکہ مکرمہ آنا چاہیں تو انہیں کم از کم عمرہ کا احرام باندھ کر آنا ضروری ہے، بغیر احرام مکہ مکرمہ آنا جائز نہیں۔

ضروری مسئلہ

اگر کسی عورت کے گھر والے مدینہ طیبہ سے واپسی پر جدہ جانے سے پہلے چند گھنٹوں کے لئے عمرہ کے ارادہ سے مکہ مکرمہ آنا چاہیں اور عورت حائضہ ہو تو عورت کو بھی مکہ مکرمہ آنے کے لئے حج یا عمرہ کا احرام باندھنا لازم ہوگا اور حیض سے پاک ہو کر اس کو ادا کرنا ہوگا اور بغیر احرام باندھے مکہ مکرمہ جانا جائز نہ ہوگا، ورنہ دم واجب ہوگا، اس لئے مکہ مکرمہ آنے کا فیصلہ سوچ سمجھ کر کیا جائے۔

وطن واپس آنا

جب اپنا وطن یا شہر قریب آ جائے تو یہ دعا پڑھیں۔۔۔۔۔۔!

آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْن

گھر والوں کو پہلے ہی اپنے آنے کی اطلاع کر دیں تا کہ اچانک گھر نہ پہنچیں، جب اپنے گھر میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھیں......

تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَایُغَادِرُ عَلَیْنَا حَوْبًا

اور تہہ دل سے اس سفر کے بعافیت پورا ہونے پر شکر ادا کریں اور باقی زندگی کو ربِ کعبہ کی مرضیات کے مطابق گزارنے کی کوشش کریں، لوگوں کے سامنے اس سفر کی خوبیاں اور راحتیں بیان کر سکتے ہیں، اس سفر کی تکلیفیں اور دشواریاں بیان کرنے سے پرہیز کریں......

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن

بندہ عبدالرؤف سکھروی
۱۴۱۲/۲/۱۶ھ
نظرِ ثانی: ۱۶ صفر المظفر ۱۴۳۹ھ

طواف اور سعی کے لئے خاص دعائیں

پہلے چکر میں | یا اللہ | مجھے عبدیتِ کاملہ اور استقامت عطا فرما
دوسرے چکر میں | یا اللہ | مجھے اپنی رضا اور بخشش عطا فرما
تیسرے چکر میں | یا اللہ | مجھے اپنی برکت و رحمت عطا فرما
چوتھے چکر میں | یا اللہ | مجھے صحت و عافیت عطا فرما
پانچویں چکر میں | یا اللہ | مجھے عفّت اور تقویٰ عطا فرما
چھٹے چکر میں | یا اللہ | مجھے اپنا فضلِ عظیم اور اجرِ عظیم عطا فرما
ساتویں چکر میں | یا اللہ | مجھے جنت الفردوس عطا فرما اور دوزخ سے نجات دینا۔ آمین

ملتزم اور مقامِ ابراہیم کے لئے دعا

یا اللہ! میرے قلب میں اپنی محبت کو دیگر محبتوں پر غالب فرمانا اور مجھے مکمل اتباع سنت کی توفیق عطا فرمانا اور میرا خاتمہ کامل اور خالص ایمان پر فرمانا۔ آمین

سفرِ حج کا ضروری سامان

سفرِ حج میں عموماً درج ذیل اشیاء کی عام حجاج کو ضرور پیش آتی ہے، سہولت کے لئے ان کی فہرست دی جاتی ہے۔

نمبرات	سامانِ ضرورت
۱	ایک عدد بیگ، احرام کے دو عدد سیٹ
۲	چار پانچ جوڑے موسم کے مطابق
۳	دو جوڑی ہوائی چپل معہ تھیلہ
۴	دو عدد لنگی، تیل، کنگھا، سرمہ، چاقو اور قینچی
۵	مسواک، ازار بند دانی، ایک عدد بالصفا کریم
۶	دو تولئے، ایک بڑا، اور ایک چھوٹا
۷	ایک شیشہ، برش اور ٹوتھ پیسٹ، ناخن کٹر

۸	چند ضروری برتن اور چمچے، پلیٹ، گلاس ایک عدد
۹	دو بڑی چادریں اور پن کا پتہ
۱۰	اپنے لحاظ سے ضروری ادویہ
۱۱	ایک دھوپ کا چشمہ، ہاتھ کا پنکھا، چھتری
۱۲	دو عدد چشمہ اور کارڈ کی فوٹو کاپی
۱۳	بسکٹ کے پیکٹ، نمکو کی تھیلیاں
۱۴	چھوٹا قرآن کریم، مناجاتِ مقبول، درود وسلام
۱۵	حج کی آسان کتابوں کا سیٹ
۱۶	''عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ'' عمل کے لئے
۱۷	ہلکی سی تسبیح، سوئی دھاگہ، پانی کی بوتل
۱۸	شناختی کارڈ، پاسپورٹ اور ہوٹل واؤچر کی فوٹو کاپیاں
۱۹	بقدرِ ضرورت مرچ مصالحہ، لیموں کا چورن یا سفوف
۲۰	خوشبو، ٹین پیک کٹر

ضروری ہدایات

بار بار کے تجربہ سے چند باتیں مفید معلوم ہوئیں، یہاں ان کو بھی درج کیا جاتا ہے

(۱) ٹریول چیک کے نمبر الگ کاپی میں لکھ لیں

(۲) ٹریولز چیک کا تفصیلی سرٹیفیکٹ جدا محفوظ رکھیں۔

(۳) پاسپورٹ کا پہلا دوسرا صفحہ اور ویزے والے صفحہ کی فوٹو کاپی کرالیں، نیز موبائل سے تصویر لے کر ان صفحات کو اپنی ای میل پر محفوظ کرلیں۔

(۴) گرمی کی شدت میں بلا ضرورت دھوپ میں نہ نکلیں۔

(۵) جب بضرورت نکلیں تو خوب پانی پی کر نکلیں اور چھتری یا تولیہ استعمال کریں۔

(٦) خواتین بغیر محرم کے تنہا نہ نکلیں، نیز معلم کا کارڈ اپنے ساتھ ضرور رکھیں۔

(٧) زیادہ نقدی پاس نہ رکھیں، تاہم کچھ نہ کچھ پاس رکھیں۔

(٨) خواتین حرم میں آنے جانے کے لئے راستہ کے شناخت کی کوئی بڑی علامت اچھی طرح ذہن نشین رکھیں۔

(٩) حرم میں خواتین وحضرات اپنے بیٹھنے کی ایک جگہ مقرر کرلیں، تاکہ سب سے وہاں ملاقات آسان ہو۔

(١٠) کھانا پکانے کا انتظام شرکت میں نہ کریں، اکثر اس میں نزاع ہوجاتا ہے۔

(١١) بازار خریداری کے لئے کم سے کم جائیں، حرم کی حاضری اور وہاں کی عبادت کی زیادہ فکر کریں۔

(١٢) حج سے پہلے مقامات حج کی زیارت کریں، تاکہ حج میں آسانی رہے۔

(١٣) ہر ایک کی خدمت کی نیت کرکے جائیں، اور کسی سے بھی اپنی خدمت کرانے یا کام آنے کی ذرہ برابر بھی امید نہ رکھیں، حتی کہ اولاد اور بیوی سے بھی کوئی امید نہ رکھیں اور اپنا کام خود کریں، کوئی دوسرا کردے تو اس کا احسان سمجھیں۔!

تازندگی روزانہ کے معمولات

درج ذیل معمولات زندگی کے بڑے فضائل اورفوائد ہیں۔!

(١) ہر وقت چلتے پھرتے اور لیٹے بیٹھے کثرت سے **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** پڑھنا۔ اورکبھی کبھی اس کے ساتھ **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** (ﷺ) پڑھنا۔

(٢) ایک تسبیح استغفار کی پڑھنا: **اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ** ۔

ایک تسبیح درودشریف کی پڑھنا: **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ** ۔

(٣) ایک تسبیح: **سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ** ۔

(٤) ایک تسبیح تیسرے کلمہ کی پڑھنا۔

یہ تمام تسبیحات ہوسکے تو صبح وشام پڑھیں ورنہ صبح یا شام پڑھیں، اور سو سو مرتبہ پڑھنا مشکل ہو تو ٣٣/٣٣ مرتبہ پڑھ لیا کریں۔

(٥) روزانہ کلامِ پاک کی تلاوت ایک پارہ یا آدھا پارہ یا ایک پاؤ کرنا۔

(٦)　تمام گناہوں سے بچنا، اور ہو جانے پر توجہ کرتے رہنا۔

(٧)　روزانہ مناجاتِ مقبول کی منزل یا آدھی منزل پڑھنا۔

(٨)　کم از کم اشراق و چاشت کا دو دو رکعت اور اوابین کی چھ رکعت اور قیام اللیل کی چار رکعات پڑھنا، اور تہجد کی کم از کم دو رکعت ورنہ چار یا آٹھ رکعات نفل پڑھنا، تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضوء کا بھی اہتمام رکھنا ، اور روزانہ ایک مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھنا۔

(٩)　شریعت وسنت کے تابعدار کسی اللہ والے سے اصلاحی رابطہ رکھنا، اور اس کی رہنمائی میں چلنا۔